WWW KHATME NABUWWAT. COM.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۹ تا ۱۵ صفر ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۲ تا ۱۸ جون ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۳

تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کے تقاضے

شرعاً

اخلاقاً

قانوناً

جوش اور شائع قصہ پیچ

توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا جُرم اور عیسائی اقلیت

دعوت حفظِ ایمان

قافلۂ انسانیت کے لئے اُسوۂ کامل

قیمت: ۵ روپے

(بدر جہاں' کراچی)

شوہر قادیانی ہوجائے تو بیوی کیا کرے؟

س..... میری بھانجی جو امریکہ میں ہے' اس کی شادی کو عرصہ پانچ سال ہوا ہے' اس کے شوہر اچانک قادیانی ہوگئے ہیں' اس نے ان کو بہت سمجھانے کی کوشش کی' لیکن ان کا کہنا ہے کہ تم اپنے عقیدے پر رہو اور میں اپنے عقیدے پر رہوں گا۔ اس مسئلے پر وہ کسی سے بات بھی کرنے کو تیار نہیں ہیں' امریکہ میں میرے بھانجے اور بہنوئی نے ایک عالم دین سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ میری بھانجی اس قادیانی کے ساتھ نہیں رہ سکتی اس لئے آج کل وہ اپنی بڑی بہن کے پاس ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب ارسال کریں تاکہ اسے میں امریکہ بھیج سکوں' عین نوازش ہوگی۔

س..... جو صورت حال میں نے اوپر بیان کی ہے ان حالات میں کیا میری بھانجی ایک دو سال قادیانی شوہر کے عقائد بدلنے کا انتظار کرسکتی ہے؟ اور کیا شوہر کا اثاثہ اس کے پاس رہنے میں یا اس کی آمدنی اپنے بچوں پر اور اپنے اوپر خرچ کرسکتی ہے؟

ج..... قادیانی ہونے کے بعد وہ شخص مرتد ہوگیا اور عورت اس کے نکاح سے خارج ہوگئی' عورت کا اس مرد کے ساتھ رہنا شرعاً" جائز نہیں۔ اپنا سامان واپس لے لے اور بچے بھی۔

س..... شوہر اگر قادیانی عقیدہ چھوڑ دیتا ہے تو پھر بیوی اس کے پاس کس صورت میں جاسکتی ہے؟

ج..... اگر وہ شخص قادیانی عقیدے سے تائب ہوجائے اور مسجد میں جاکر کسی عالم دین کے سامنے اور پوری مسلمانوں کی جماعت کے سامنے اس کا اقرار کرے کہ میں قادیانی ہوگیا تھا لیکن میں اب اس سے توبہ کرتا ہوں اور مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں اور مسلمانوں کو اس کا یقین ہوجائے کہ یہ شخص سچا ہے اور آئندہ کے لئے یہ شخص قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق کرلے تو اس لڑکی کا نکاح دوبارہ اس سے ہوسکتا ہے۔

س..... قادیانی ہونے کی صورت میں کیا وہ شوہر سے فون پر رابطہ رکھ سکتی ہے اور بیوی کو کیا کرنا ہوگا؟

ج..... فون پر رابطہ قائم کرسکتی ہے' لیکن مسئلہ میں لکھ چکا ہوں' اس کے خلاف نہ کیا جائے۔ اور ضرورت ہو تو مجھ سے دوبارہ رابطہ قائم کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

زکوٰۃ

حافظ ابو جواد الرحمٰن' کراچی

س..... میں آگ بجھانے کے آلات خریدنے اور بیچنے کا کاروبار کرتا ہوں۔ ہمارا مالی سال رمضان سے شروع اور شعبان پر ختم ہوتا ہے۔ سال کے ختم پر مال کا حساب لگایا تو کل سامان کی مالیت دو کروڑ نکلی۔ بہت سا مال میرے پاس ایسا ہے' جو میں بیچتا رہا' اور وہی مال خریدتا رہا' بہت سا مال ایسا ہے جو کہ پورا سال فروخت نہیں ہوا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ہم زکوٰۃ کس مال کی نکالیں:

(۱) وہ جس کی پورے سال خرید و فروخت ہوتی رہی۔

(۲) وہ جو پورا سال پڑا رہا اور فروخت نہیں ہوا۔

(۳) اس پورے سال کے مال کی' جس کا حساب لگانے کے بعد دو کروڑ مالیت ہوئی۔

(۴) زکوٰۃ مال کی قیمت خرید پر ادا کرنا ہوگی یا قیمت فروخت پر؟

ج..... زکوٰۃ تو پورے مال تجارت پر فرض ہے' خواہ وہ بکتا ہو یا نہ بکتا ہو' کم بکتا ہو یا زیادہ بکتا ہو' اور زکوٰۃ کا حساب کرنے میں نہ قیمت خرید کا اعتبار ہے' نہ قیمت فروخت کا' بلکہ جس دن زکوٰۃ ادا کرنی ہو' اس دن بازار کی قیمت کا اعتبار ہے' یعنی اس مال کی آج کے دن بازار میں کیا قیمت ہے' اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

عدت اور نکاح

محمد اکرم' شہداد پور

س..... ایک عورت کو طلاق مل چکی ہے' اور وہ حمل سے ہے' لیکن اس کو پتہ جب چلا' جب اس کے بچہ پیدا ہوگیا۔ اس پتہ چلنے سے پہلے وہ اپنے پہلے مرد کے پاس رہی۔ عدت کے دوران دونوں نے ازدواجی تعلق بھی قائم کیا۔ اب عورت کو دوبارہ عدت پوری کرنی چاہئے یا اس کی عدت پوری ہوگئی؟ اب عورت نے دوسرا نکاح کرلیا ہے' جب دوسرا نکاح کیا تو اس وقت صرف لڑکا' عورت اور نکاح خواں' یہ تین آدمی موجود تھے' جبکہ گواہ نہ تھے۔ کیا نکاح منعقد ہوگیا؟

ج..... (۱) بچے کی پیدائش کے بعد عدت ختم ہوگئی۔

(۲) لڑکا اگر بالغ تھا تو اس کی گواہی اور نکاح پڑھانے والے کی گواہی نئے عقد کے لئے کافی ہے' بشرطیکہ جس کے ساتھ نکاح پڑھایا گیا' وہ بھی مجلس میں موجود ہو۔ مگر جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے' وہ لڑکا جس کا سوال میں ذکر کیا گیا' اس کے ساتھ ایک قاضی تھا' اور ایک عورت تھی' اس سے نکاح نہیں ہوا۔ (واللہ اعلم)

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۱۶ تا ۲۲ صفر ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۲ تا ۱۸ جون ۱۹۹۸ء | شمارہ ۳

بیاد:
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا
مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: خرم
کمپوزنگ: فیصل عرفان

اس شمارے میں

- پاکستانی قوم میں جذبہ جہاد پیدا کرنے کی ضرورت 4
- تحفظ ناموس رسالتؐ اور اس کے تقاضے...... (حافظ محمد اکرم طوفانی) 6
- توہین رسالتؐ کا جرم اور عیسائی اقلیت.......... (نور محمد قریشی) 9
- غدار کی تلاش.......... (حافظ حنیف ندیمؒ) 11
- تحفظ ختم نبوت.......... (جسٹس میاں محبوب احمد) 15
- سچ جو شائع نہ ہو سکا!.......... (علامہ ابو نیمو خالد الازہری) 16
- دعوت حفظ ایمان.......... (امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ) 19
- فنی ترقی کو مفلوج بنانے میں قادیانی لابی کا گھناؤنا کردار 20
- قافلہ انسانیت کے لئے اسوۂ کامل...... 21
- ڈیرہ اسمٰعیل خان کی جماعتی سرگرمیاں 24

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۱۵ روپے، سہ ماہی: ۶۵ روپے
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری، طابع: سید شاہد حسن، مطبع: القادر پرنٹنگ پریس، مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستانی قوم میں جذبہ جہاد پیدا کرنے کی ضرورت!

گزشتہ کچھ عرصہ سے پاکستان ایک طرح سے جنگی حالت میں ہے۔ بھارت کی طرف سے ایٹمی دھماکہ کے بعد اس میں شدت پیدا ہو گئی تھی اور علمائے کرام کی رائے کے مطابق ان دھماکوں کے بعد قرآن کریم کی آیت "اور تم اپنی استطاعت کے مطابق دشمن کے مقابلے کی تیاری کرو" کے مطابق ان ایٹمی دھماکوں کا جواب دینا لازمی اور ضروری ہو گیا تھا اور اس قرآنی حکم کے سلسلے میں کسی کی رو و رعایت کی اجازت نہیں تھی۔ تمام پاکستانی قوم اس قرآنی حکم کی تعمیل پر اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہوئی۔ پاکستان پہلا اسلامی ملک ہے جس نے یہ صلاحیت حاصل کی اس اعتبار سے یہ طاقت و قوت صرف پاکستان کی نہیں عالم اسلام کی ہے۔ عالم اسلام کو اس پر پاکستان کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ آیئے دیکھیں ان مواقع کے لئے مسلمانوں کے لئے اسلامی احکامات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہم کا عمل کیا رہا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان اور بزدلی دو متضاد چیزیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "مومن بزدل نہیں ہوتا۔" ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے ڈر ہے کہ تم پر قومیں اس طرح جھپٹیں جس طرح کھانے والے اپنی پلیٹ پر جمع ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا، کیا یہ معاملہ اس لئے ہوگا کہ ہماری تعداد کم ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں تم اس وقت بہت کثیر تعداد میں ہو گے لیکن تمہارا حال سیلاب کے خس و خاشاک کی مانند ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں "وہن" ڈال دے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا، یہ "وہن" کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔"

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں، جس میں دشمن کے ساتھ آپ کا مقابلہ ہوا اتنی دیر انتظار کیا کہ آفتاب ڈھل جائے اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا "دیکھو دشمن سے جنگ کی تمنائیں مت کرنا اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ عافیت مانگنا، جب جنگ سر پر پڑ جائے تو پھر ثابت قدم رہنا اور اس کا یقین رکھنا کہ جنت کہیں دور نہیں بس تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔" اس کے بعد یہ دعائیہ کلمات فرمائے:

"اے خدا اپنی کتاب نازل فرمانے والے اور بادلوں کو چلانے والے اور دشمن کو شکست دینے والے، ہمارے دشمن کو شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہم کو فتح نصیب فرما۔"

حضرت حرار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ ایک غزوہ میں بیان فرما رہے تھے۔ حمد و ثنا کے بعد "اے لوگو! تم نے سبز اور پیلے اور سرخ کجاووں کے درمیان صبح کی ہے، جب تم اپنے دشمنوں سے ملو ایک ایک قدم کر کے آگے بڑھو۔ بے شک کوئی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں حملہ کرے مگر اس کی طرف دو حوریں جھپٹتی ہیں اور جب وہ آدمی شہید ہو جاتا ہے بس بے شک جو پہلا قطرہ اس کے خون سے زمین پر گرتا ہے اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کے ہر گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔ یہ دونوں حوریں اس کے چہرہ سے غبار کو پونچھتی ہیں اور کہتی ہیں کہ میں تیرے لئے ہوں اور وہ کہتا ہے بے شک میں تم دونوں کے لئے ہوں۔

ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کو دو آنکھیں بہت پسند ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والی اور دوسری اسلام کی حفاظت کے لئے میدان جہاد میں پہرہ دینے والی۔"

خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ اول کی حیثیت سے جو پہلا خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا "جو قومیں جہاد فی سبیل اللہ کو چھوڑ دیتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر محتاجی مسلط کر دیتا ہے۔"

اسلام کا پہلا غزوہ بدر کا ہے، دشمن بہت بڑی قوت والا تھا اور مسلمان بے سروسامانی کی حالت میں، اللہ تعالیٰ نے اس غزوہ میں فتح نصیب فرمائی اور ان کے اگلے پچھلے گناہ سب کے سب معاف فرما دیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جہاد کی تیاری کا خصوصی حکم فرماتے تھے۔ جنگ تبوک کے لئے آپ تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عمومی چندہ فرمایا۔ عورتوں میں چندہ کی اپیل کی، مسلمان عورتوں نے زیورات تک اتار کر دے دیئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں حصہ لیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا تمام مال و متاع لے کر تشریف لائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا، گھر میں کیا چھوڑا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف

مال و متاع لے کر تشریف لائے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار سواروں کو سواری اور ہتھیار مہیا کئے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جنگ کے لئے گئے' جنگ طویل ہو گئی' ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں' امیر لشکر نے سب کے پاس سے کھجوریں جمع کرلیں۔ روزانہ ایک کھجور ایک فوجی کے حصہ میں آتی تھی۔ تابعین میں سے کسی نے سوال کیا کہ ایک کھجور سے چوبیس گھنٹہ کس طرح گزارا ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا اس کی قدر جب معلوم ہوئی جب یہ کھجور ملنا بھی بند ہو گئی۔ ہم لوگ گٹھلیاں چوسا کرتے تھے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جنگی حکمت عملی کے بارے میں مشورہ کیا' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے تجویز ہوا کہ خندق کھودی جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ خندق کھودنے میں لگے ہوئے تھے۔ ایک دن ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا کہ بھوک کی شدت روکنے کے لئے اس نے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتا اٹھا کر دکھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فاقے کے دن زیادہ ہوئے تھے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوک کی شدت دیکھ کر تھوڑا سا کھانا پکا کر چپکے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ فلاں صحابی کی طرف سے سب کو دعوت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے کھانا کھانا گوارا نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کھانے میں برکت ڈالی اور وہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پورا ہو گیا۔ ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کے دل میں زندگی بھر جہاد کا خیال نہ آئے اس کے دل میں نفاق ہے۔"

ان احادیث مبارکہ کی رو سے ہر مسلمان پر دنیا کے ہر گوشہ میں جہاد کرنا ضروری ہے اور اس وقت تو جہاد فرض ہو جاتا ہے جس کسی اسلامی ملک کو خطرہ ہو۔ اس وقت پاکستان کے مسلمان جہاد کی حالت میں ہیں اس لئے ہر مسلمان کو جہاد کی تیاری کرنی چاہئے۔ ہندو اور عیسائی مل کر امت مسلمہ کو تباہ کرنے کے درپے ہو گئے ہیں۔ عالم اسلام کو اقتصادی اور معاشرتی اور عسکری طور پر کمزور کیا جا رہا ہے۔ ان کو مستحکم ہونے نہیں دیا جاتا' ان کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی جا رہی ہے مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اسلام کے قطعی احکامات کو چھوڑ دیں۔ اقوام متحدہ کے غیر اسلامی چارٹر کے ضمن میں ہر غیر اسلامی اقدام کے لئے جبر کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے قبلہ اول کو یہودیوں کے قبضے میں دیا ہوا ہے' جس ملک میں مسلمان اسلامی نظام نافذ کرنے کی کوشش کریں اس میں رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ حرمین شریفین پر تسلط جمانے کے لئے جزیرۃ العرب میں فوجیں اتار دی گئی ہیں' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح ارشاد فرمایا "جزیرہ سے یہودیوں کو نکال دو اور دوسری حدیث میں ہے جزیرہ عرب سے یہودی' نصرانی اور مجوسیوں کو نکال دو۔" فلسطین' صومالیہ' بوسنیا' برما' الجزائر' فرانس' چیچنیا' سوڈان' عراق' لیبیا اور دیگر بہت سے ممالک میں مسلمانوں کو تباہ کیا جا رہا ہے گزشتہ پچاس سال سے کشمیر پر ہندوستان مظالم ڈھا رہا ہے۔ اس وقت پاکستان عالم اسلام میں پہلی ایٹمی قوت کے طور پر ابھرا ہے اس لئے پوری دنیا کی غیر مسلم قوت اکٹھی ہو گئی ہے کیونکہ وہ تمام تر اختلافات کے باوجود اسلام کے مقابلے میں ایک ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مومنو! کسی غیر مذہب کے آدمی کو اپنا رازداں نہ بنانا' یہ لوگ تمہاری خرابی اور فتنہ انگیزی کرنے میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو تمہیں تکلیف پہنچے۔ ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو چکی ہے اور جو کینے ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دیں' دیکھو! تم ایسے صاف دل لوگ ہو کہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے۔ اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور وہ تمہاری کتاب نہیں مانتے' اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصہ کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں ان سے کہہ دو بدبختو غصہ میں مر جاؤ۔ خدا تمہارے دلوں سے خوب واقف ہے اگر تم کو آسودگی حاصل ہو تو ان کو بری لگتی ہے رنج پہنچے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر تم تکلیفوں کو برداشت کرو گے اور ان سے کنارہ کشی کرتے رہو گے تو ان کا فریب تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا وہ جو کچھ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔" (سورۂ آل عمران)

ان حالات میں حکمرانوں اور مسلمانوں پر اس وقت بہت بھاری ذمہ داریاں ہیں۔ قربانی کا وقت ہے' ہندوستان کے ذریعہ یہودیوں' عیسائیوں اور غیر مسلموں کو مسلمان پر مسلط ہونے سے روکنا ہے۔ ہر فرد کو مجاہد کا کردار ادا کرنا ہے' ہر شخص یہ سوچے کہ اس وقت پاکستان کو اس کی ضرورت ہے۔ بے ایمانی' کرپشن' غیر ضروری چیزوں کا استعمال' عیش پرستی اور تمام لایعنی چیزیں ترک کرنا ہوں گی۔ ہر شخص ضرورت سے زائد مال ملک کے دفاع کے لئے خرچ کرنے کے لئے بچائے۔ بھوکا پیاسا رہنے کے لئے تیار ہو جائے' ہر شخص جہاد کی عملی تربیت حاصل کرے' آپس کے اختلافات وغیرہ ختم کر دیئے جائیں۔ ضروریات زندگی کی چیزوں کو ملک میں پیدا کرنے کی کوشش کی جائے' گھروں میں مسجدوں میں دعاؤں کا اہتمام کیا جائے' حکومت کو بھی چاہئے کہ تمام سامان تعیش پر پابندی عائد کرے۔ اگر قوم کے ہر فرد میں جہاد کا جذبہ پیدا ہو جائے تو ہندوستان تو ہندوستان' امریکہ خود بھی مسلمانوں کے مقابلہ میں آ جائے تو انشاء اللہ کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ روس کے پاس ایک نہیں سینکڑوں بم تھے' سپر طاقت تھا۔ دوسری طرف افغانستان کے مجاہدین کے پاس کچھ بھی اسلحہ نہیں تھا۔ معمولی پستولوں سے جہاد شروع کیا' روس تباہ ہو گیا۔ یہ صرف جہاد کی برکت اور ثمرات تھے آج مسلمانان پاکستان اگر جہاد کے جذبے کے تحت تمام قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہو گی اور مسلمان کامیاب ہو جائیں گے اور ہندوستان اور پوری دنیا کے یہودی اور عیسائی مل کر بھی مجاہدین پاکستان کے جذبہ کو شکست نہیں دے سکیں گے اور اگر اس موقع پر بھی ہم نے جذبہ جہاد پیدا نہ کیا تو پھر ہمارا نام و نشان بھی اس دنیا میں نہیں رہے گا۔ ایمانی جذبہ کے ساتھ اس وقت مجاہدانہ جذبات ہی پاکستان کی بقا اور استحکام کے لئے ضروری ہیں۔

حافظ محمد اکرم طوفانی' سرگودھا

تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے تقاضے

شرعا" اخلاقا" قانونا"

اس وقت پوری دنیا میں ایک ارب اور دس کروڑ سے زیادہ مسلمان موجود ہیں۔ اور تقریبا" ۵۳ اسلامی ممالک اس آبادی پر مشتمل ہیں' اس قدر مسلم آبادی اور نصف سو سے زیادہ مسلمان ملک کس قدر بے حس ہوچکے ہیں اور ناموس رسالت کی حفاظت سے کس قدر بے خبر ہیں کہ اس بے خبری' سستی' کاہلی دانستہ یا نادانستہ کی وجہ کسی نہ کسی شکل میں ہر اسلامی ملک اللہ کی گرفت میں ہے اور کوئی محسوس کرے یا نہ کرے اس کی بڑی وجہ تحفظ ناموس رسالت سے عدم توجہی ہی ہے اور جاتے جاتے قارئین کے لئے یہ عرض کرتا چلوں کہ مقام مصطفیٰ اور ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو موجودہ دور میں غفلت کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ اس کا ایک پس منظر ہے اور اس کے پیچھے یہودی لابی اور کئی تنظیموں کا خصوصا" قادیانیوں کا اس کے پیچھے زبردست ہاتھ ہے اور یہ بات آن دی ریکارڈ ہے کہ عیسائی اور یہودی اس ایٹمی دور میں بہت آگے ہیں اور اسی فارمولے کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ سوچتے ہیں کہ کوئی مسلمان ملک اپنے اندر ایسی قوۃ پیدا نہ کرے اور نہ کوئی ایسا فارمولا تلاش کرے کہ جس کی وجہ سے وہ ہمارے مقابل آسکے۔ ان کا یہ حسد اس قدر واضح ہے کہ ہرذی شعور اور اہل علم جانتا ہے کہ وہ اس حد کس قدر کامیابی حاصل کرچکے ہیں۔ عرب اسٹیٹ والے تمام اسلامی ملک دولت خداوندی سے مالا مال ہیں' لیکن وہ بشمول سعودی عرب امریکہ سے اسقدر خائف ہیں کہ وہ امریکہ کے تمام باطل ارادوں کو کاٹتے ہوئے کوئی قدم اٹھائیں اور اپنی دولت کو جو زیادہ تر لندن کے بڑے بڑے اسٹوروں سے نایاب اور فضول اشیاء کی شاپنگ کرنے میں ضائع کردیتے ہیں اس اپنی خداداد دولت اور امانت کو صحیح مصرف پر خرچ کرکے اسلام اور اسلامی ملکوں کے لئے باعث سکون بنیں۔ لیکن وہ افسوس کہ عرب کے شہزادوں کو یورپین برادری نے ایسا نشہ پلاکر مدہوش کردیا ہے کہ وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ عرب کے علاوہ پاکستان سمیت جو دوسرے مسلمان ممالک ہیں ان میں دو تین ملک کچھ حوصلہ کررہے ہیں لیکن ان کو نہ صرف چلنے دیا جارہا ہے بلکہ کئی دوسرے مسائل میں ایسا جکڑا ہوا ہے کہ یہ بیچارے امریکہ کے غلام نظر آتے ہیں اور اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ لیبیا کے علاوہ تمام اسلامی ملک امریکہ کی ذہنی اور تہذیبی غلامی میں مبتلا ہیں۔ یہ ایٹمی مسئلہ جو اس دور میں تمام تر ترقی کا انحصار اس کے حصول پر ہے اور اس حساس مسئلہ کو امریکی یہودی لابی نے بڑی خوبصورتی سے دبایا ہوا ہے۔ اب پوری دنیائے اسلام میں مسلمانوں کے اندر اگر کوئی حساس مسئلہ تھا تو وہ تھا ناموس رسالت کا اور عظمت دین کا باطل قوتوں نے ہر دور میں کسی نہ کسی شکل میں اس نازک اور حساس مسئلہ کو زخمی کرنے کی ناپاک جسارتیں اور کوششیں جاری رکھیں۔ لیکن ہر دور میں مسلمانوں نے اس نازک مسئلہ پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے اس مسئلہ کی حفاظت کا فریضہ بخوبی سرانجام دیا اور تاریخی طور پر مسلمانوں نے کبھی اس سے غفلت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن پچھلے دو چار سالوں سے امریکی یہودی لابی اور یورپین برادری نے مسلمانوں کے جذبات کو خصوصا" مسلم برادری کے ینگ جنریشن کو اس قدر خرافات میں مبتلا کردیا ہے کہ اب مسلمان سب سے زیادہ ایٹمی قوۃ سے بھی زیادہ حساس مسئلہ کو مسلمانوں کے قلوب سے محو کرنے میں کس قدر کامیاب ہوگئے ہیں۔ آپ ان دو باتوں کو مد نظر رکھ کر خود ہی اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے کہ واقعتا" مسلمانوں میں اب محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تحفظ ناموس رسالت و عظمت دین کا وہ جذبہ کارفرما نہیں رہا جو اللہ اور اللہ کی شریعت مسلمانوں سے مطالبہ کرتی ہے۔

اس سے پہلے کہ میں قرآن و حدیث سے چودہ سو سالہ امت کے عمل سے دلائل ذکر کروں۔ یہ مسئلہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' اہل بیت' ائمہ دین اور علمائے کرام اور مشائخ عظام کے نزدیک کس قدر نرم نازک رہا ہے۔ دو واقعات ذکر کرتا چلوں تاکہ قارئین جان لیں کہ کیسے منحوس طریقہ سے صدیوں کی کوشش کے بعد مسلمانوں کو خصوصا" ینگ جنریشن کو میڈونا' لتا اور دیگر میڈیا کے ذریعہ بغیر ہتھیار اٹھانے اور توجہ دلانے کے اس مسئلہ سے کس قدر غافل کردیا گیا ہے۔ پہلا واقعہ امریکی سپریم کورٹ کا ہے' اور کئی سال سے امریکہ نے اپنی سپریم کورٹ کو چند قانون دانوں اور باغیان قانون کے مجسموں سے مزین کیا ہے' ان میں چند انبیاء علیہم السلام کے مجسمے بھی ہیں' اس ترقی یافتہ یا (ترقی شدہ) دور میں مجسمہ بنانا عیب نہیں ہے لیکن جس آدمی کو کچھ بھی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے کچھ محبت ہے' واقفیت ہے' وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ نفس مجسمہ جس کا

بھی ہو وہ حرام ہے۔ لیکن پھر انبیاء کے مجسمے تو نہ صرف پوری دنیا کے مسلمانوں کی ملی غیرت کو نہ صرف چیلنج ہے بلکہ ملی دینی حمیت کی موت اور اس کے بعد دفن کردینے کے مترادف ہے۔ ان مجسموں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی اور عیسیٰ علیہ السلام کا بھی مجسمہ ہے۔ اور پھر میرے اور آپ کے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مجسمہ بنایا گیا ہے۔ اگرچہ عیسائی' یہودی اس سے پہلے بھی اپنے پیغمبروں کے مجسمے اپنے گرجوں میں بناتے رہے ہیں' لیکن چودہ سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ ان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجسمہ بنانے کی کبھی جرات نہ ہوئی تھی۔ جب کہ مسلمان تھوڑے تھے اور اب ایک ارب سے متجاوز مسلمان۔ ۵۳ ملکوں پر مشتمل اسلامی حکومتیں' اس قدر جرات نہ کرسکیں کہ وہ امریکہ پر اس قدر دباؤ ڈالیں' اور تمام اسلامی ممالک امریکہ سے اپنی جائز بات منوانے کے لئے اس قدر دباؤ بڑھائیں کہ اول تو وہ سارے انبیاء کے مجسمے ختم کرے' تاہم ہم پر تو زیادتی نہ کرے' ہمارے ایمانوں کو تو چیلنج نہ کرے کہ ہمارے مولیٰ و آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجسمہ بناکر نہ صرف توہین رسالت کا برملا اظہار کیا بلکہ محمد رسول اللہ کے مجسمے کو ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قرآن تھماکر پوری دنیا کے مسلمانوں کے منہ پر طمانچہ مارا کہ تمہارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو تلوار کے زور سے پھیلایا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مجسمہ جس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور ایک ہاتھ میں تلوار ہے۔ خدا کی قسم زبان حال سے کہہ رہا ہوگا کہ او دنیا بھر کے مسلمان حکمرانو' امریکہ کے جھولی جھکو' مجھ سے محبت کرنے کے دعویٰ کرنے والو' میری توہین کو کب تک برداشت کرتے رہو گے میں خدا کی قسم علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آواز دے رہے ہیں کہ "اے مسلمان حکمرانو' اے بخاری پڑھانے والو' اے مسلم پڑھانے والو' اے میری محبت کا دم بھرنے والو' اے سحری کو اٹھ کر نماز تہجد پڑھنے والو' اے محبت مصطفیٰ کے نام سینکڑوں ادارے چلانے والو۔" کیا تمہاری اس قدر تعداد کے ہوتے ہوئے بھی تم امریکہ کو اس پر آمادہ نہ کرسکتے ہو کہ وہ کھلے عام میری گستاخی کا ارتکاب چھوڑدے' میرا صرف یہی حق ہے کہ ناموس رسالت کی خبر جو وہ پیسے لے کر شائع کرتے ہیں وہ بھی کسی ایسے کونے میں لگاتے ہیں کہ ڈھونڈنے سے بھی نہ مل سکے۔ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مجسمہ عیسیٰ علیہ السلام کے آنے تک لگا رہے گا' کیا اس قدر توہین آمیز پوز مہدی علیہ الرضوان تک چلتا رہے گا' کیا قاضی نے تسلسل سے اس مسئلہ کے لئے آواز اٹھائی' کیا فضل الرحمٰن نے امریکہ کے اس بھیانک فعل کو مسلسل اپنی سیٹ اور لسٹ پر رکھا' کیا عبدالستار خان نیازی بوڑھا ہوگیا ہے' کیا طاہرالقادری کے ہزاروں دفاتر صرف کیسٹیں اور کتابیں بیچنے کی حد تک مصروف عمل رہ کر تسلی دیتے رہیں گے۔ کیا بخاری اور مسلم پڑھانے والے ان احادیث کو نظر انداز کرکے آگے گزرتے رہیں گے' کیا امام مکہ صرف کعبہ میں نماز پڑھانے سے مطمئن رہیں گے' کیا اہلحدیث ناموس رسالت کے حوالے سے بے خبر ہی رہیں گے' کیا مجلس تحفظ ختم نبوۃ والے مرزا غلام احمد قادیانی کو روکنے کی حد تک ہی لگے رہیں گے' کیا سپاہ صحابہؓ والے اور سپاہ محمد والے ایک دوسرے کو قتل کرکے اسی میں اپنے لئے ایمان اور خیر سمجھتے رہیں گے' اگر تحفظ ناموس رسالت سے مسلمانوں کا اسی قدر لگاؤ ہے۔ تو پھر آپ تمام حضرات نوشتہ دیوار پڑھ لیں کہ ہر آنے والا دن آپ کو ذلت اور رسوائی کی نوید تو سنائے گا لیکن امن و سکون اور حسب منشا اسلام اور نظام مصطفیٰ کی نوید سنائی نہ دے گی۔ خدا کی قسم ہاں پھر خدا کی قسم' جب تک تمام کلمہ گو مسلمان امریکہ سے اس مجسمہ کو اتار کر اور اس کھلی جارحیت کرنے والے امریکہ کو سمجھا نہ دیں کہ مسلمان دنیا میں آیا ہی اس لئے ہے کہ کائنات کی روح ناموس رسالت وہ کسی بھی صورت میں ماند پڑنے نہ دے گا۔

مسلمانوں کی ناموس رسالت سے غفلت کا یہ نتیجہ ہے کہ ہر سال توہین رسالت کے ارتکاب کرنے والوں کو وی آئی پی بناکر باہر بھیج دیا جاتا ہے اور آج تک کسی بھی توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے کو سزا نہ دی گئی ہے گویا کہ عدلیہ بھی یہاں آکر امریکہ سے مرغوب ہوچکی ہے اور عدلیہ میں بھی امریکہ کے ایجنٹ گھس چکے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ایک سال کے قلیل عرصہ میں اخبارات کے اندر کس قدر ناموس رسالت پر حملہ کرنے کے کیس آئے اور پھر مسلمان کس قدر تڑپے اور کس قدر اس وقت آرام سے نہیں بیٹھے جب اس مجرم کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا ہے۔ یہ آپ سب کے سامنے ہی ہے' جوتوں کے نیچے' اللہ محمد کے نام لکھے گئے' مسئلہ ختم نبوت' کپڑوں پر اللہ محمد کے نام لکھ کر توہین کی گئی۔ تھوڑا عرصہ پہلے بشیر نامی شخص نے حضور علیہ السلام کے متعلق توہین آمیز الفاظ کہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رقص دیکھا کرتے تھے (نعوذباللہ) دو دن شور پڑا۔ پھر ختم ایک اور عورت جو اسلام آباد میں ایک اسکول کے اندر ایسی ناروا کتابیں پڑھاتی رہی جس کا چرچہ کئی دن رہا' پھر ختم۔ سیالکوٹ میں فٹ بال پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھ کر توہین کا ارتکاب کیا گیا' پھر ختم۔ یوسف کذاب آیا چند دن شور شرابا ہوا' اور پھر کیس رجسٹرڈ ہوا' اور اب خدا جانے یہ کب ختم

ہو۔ چار سالوں میں ایک بھی مجرم اپنے انجام تک نہ پہنچا' اور مسلمان حکمران اپنی سیاست چمکانے میں تاجر نائوے کو سو بنانے کے چکر میں لگا ہوا ہے اور وہ ذات جو روح کائنات ہے اس کا احساس اس قدر بھی نہیں ہے' جس قدر بن یامین کو اپنی مسلم لیگ کا ہے یا نواز شریف کو اپنے کارکنوں کا ہے یا گوہر ایوب کو اپنے ہری پور کے سپورٹروں اور ووٹروں کا ہے یا حاجی فضل کریم کو اپنے وزارت اوقات کا ہے اور سب سے بڑھ کر ظلم یہ ہے کہ قادیانی' یہودی لابی پوری دنیا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں مرزا غلام احمد قادیانی دجال اکبر اور دشمن اعظم کو پیش کررہے ہیں' مرزا کا تعارف حضور کی شکل میں کرایا جارہا ہے اور ہمارے بے غیرت حکمران ٹس سے مس نہیں ہوتے' ہماری عدلیہ کو اس قدر بھی خیال نہیں آتا کہ جس قدر ان کو اپنی عدالت کی توہین پر آتا ہے۔ ہماری فوج نے صرف جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت ہی اپنا ایمان سمجھا ہوا ہے' ایسے میں مسلمانوں کو کس طرح امن و سکون سے زندگی کے کھلیانوں میں آگے بڑھ سکیں گے؟ یاد رکھو جب تک زندگی کے ہر گوشے میں کلمہ گو مسلمان حضور علیہ السلام کے ناموس کی حفاظت کو اور آپ کو ناموس پر قربان ہونے کو عملی طور پر مقدم نہ سمجھے گا اور خصوصاً" قادیانیوں' مرزائیوں کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظرثانی نہ کرے گا۔ تو وہ دن دور نہیں کہ مسلمان ملی غیرت کے فقدان کی وجہ سے بحر دنیا میں ڈبودیا جائے گا۔

تو مشو منت بر حلم خدا
دیر گیر و سخت گیرد مر ترا

آزاد نظم

نذیر قیصر صاحب

ہوا متوازن ہے
بام و در میں چراغ اونچے کرو
کہ سینوں سے رات اترے
سیاہوں میں بندھے لبوں سے
ستارہ صبح کی بات اترے
افق بریدہ فلک ہواؤں کا منتظر ہے
لہو لہو پاؤں' جلتی آنکھیں
پکارتی ہیں۔
وہ ہم سفر ہے
وہ رہنما ہے
سنو!
سفر میں وہی "صدا" ہے

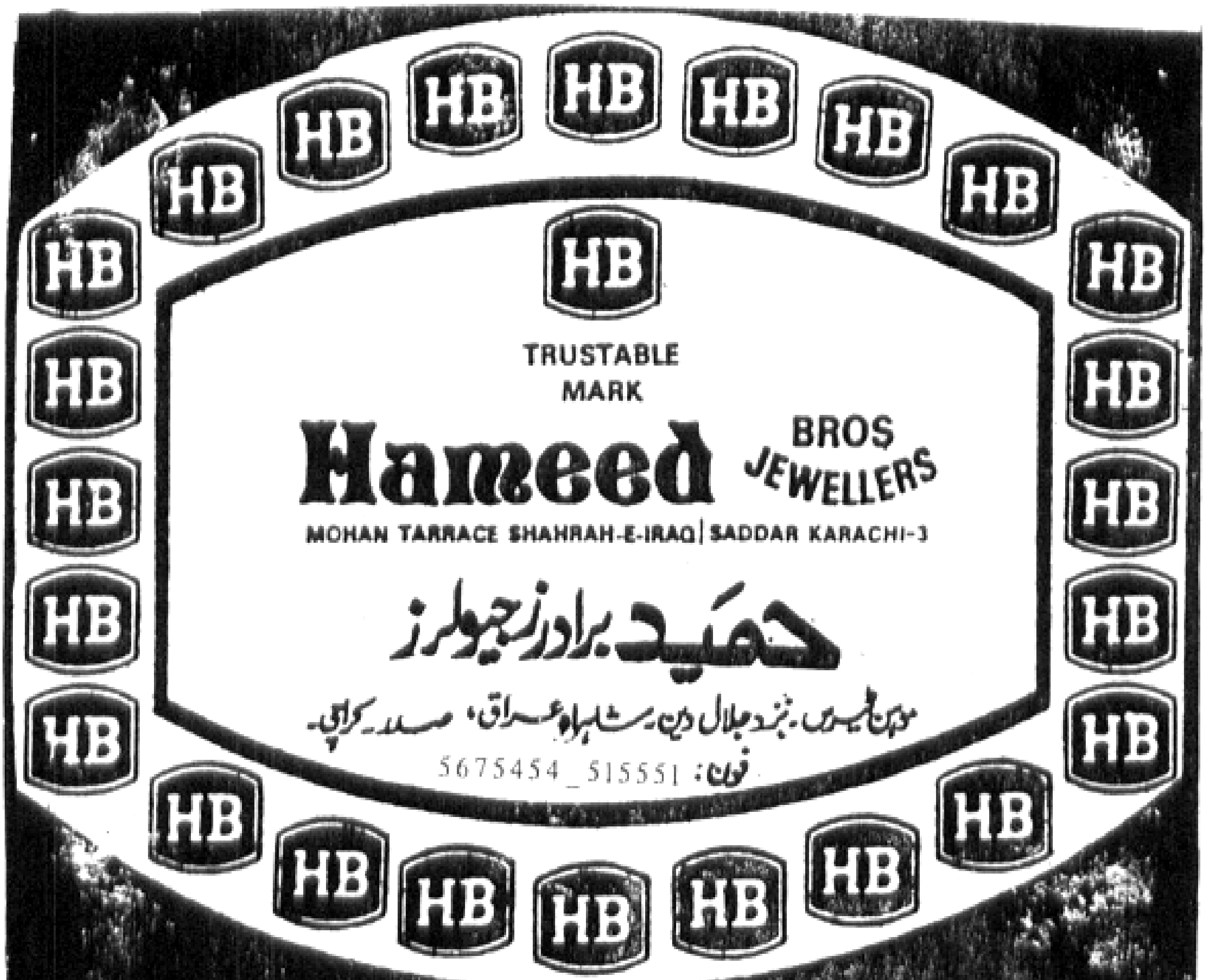

نور محمد قریشی ایڈووکیٹ' لاہور

توہینِ رسالتؐ کا جُرم اور عیسائی اقلیت

جب سے پاکستان میں توہین رسالت کو جرم قرار دیا گیا ہے اور تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵-سی کا اضافہ کرکے اس جرم کی سزا موت مقرر کردی گئی ہے پاکستان کی عیسائی اقلیت مسلسل اس کی تنسیخ کا مطالبہ کررہی ہے۔ اہل پاکستان کو اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اس قانون کی منسوخی کا مطالبہ سوائے عیسائیوں کے کسی بھی دوسری مذہبی اقلیت نے نہیں کیا۔ جبکہ پاکستان میں دوسری مذہبی اقلیتیں مثلاً "پارسی' ہندو اور بدھ بھی آباد ہیں پاکستان کی عیسائی اقلیت دوسری مذہبی اقلیتوں کے مقابلہ میں زیادہ مراعات یافتہ کیوں بنی ہوئی ہے؟ آگے بڑھنے سے پہلے دفعہ ۲۹۵-سی کا مطالعہ کرلیا جائے تو بہتر ہوگا:

"جو شخص بھی زبانی یا تحریری یا کسی اور ذریعہ یا اشارے سے بالواسطہ یا بلاواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے مبارک نام کی توہین کرے گا۔ وہ سزائے موت کا حقدار ہوگا۔"

سیدھی سی بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد سب سے بزرگ ہستی ہے۔ مسلمان تو اللہ کو اپنا رب اور کائنات کا خالق بھی اسی ہستی کی گواہی پر مانتے ہیں۔ اسی ہستی کا نام نامی اسم گرامی لیتے ہوئے ایک مسلمان کا بلڈ پریشر نارمل نہیں رہتا۔ اس ذات مبارک کی توہین کی جو سزا تعزیرات پاکستان میں مقرر کی گئی ہے۔ اس پر مسلمانوں کی پوری تاریخ میں کبھی کوئی اختلاف ہوا ہی نہیں۔ میں نے کسی جگہ یہ واقعہ پڑھا ہے کہ قاضی ابو یوسف (جو عباسی دور میں چیف جسٹس تھے) کی مجلس میں کچھ لوگ گپ شپ کررہے تھے کہ ایک صاحب نے کہا کہ سبزیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کدو بہت پسند کرتے تھے۔ وہیں پر موجود کسی صاحب نے منہ بناکر کہہ دیا کہ مجھے تو نہیں پسند۔ قاضی ابو یوسف نے اسی وقت حکم دیا کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ اسے قتل کردیا جائے۔ میں نے یہ واقعہ اس لئے تحریر کیا ہے تاکہ غیر مسلم حضرات کو اندازہ ہوجائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جملہ مسلمانوں کے جذبات کیا ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائی بہت ہی ناشکرے لوگ ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شکرگزار ہوتے کہ ان کی گواہی پر دنیا کے ایک ارب مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کو معجزانہ تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت مریم علیہا السلام کو کنواری اور پاک دامن مانتے ہیں اور نسل انسانی کی جملہ عورتوں سے افضل تسلیم کرتے ہیں اور جو شخص اس مسئلہ میں ہلکا سا شک بھی کرے وہ اسلام سے باہر ہوجاتا ہے۔ حالانکہ خود عیسائی حضرت مریم علیہا السلام کے ایک نہیں دو خاوند تسلیم کرتے ہیں ایک یوسف ولد یعقوب (متی) دوسرا یوسف ولد عیلی (لوقا)۔ عیسائی دوستوں کو سمجھانے کے لئے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت نظر انداز کرتے ہوئے ان سے سوال کرتا ہوں کہ ایک عیسائی بشپ کے پاس ایک لڑکی آکر بیان دے کہ وہ کنواری ہے لیکن اس کے پیٹ میں بچہ ہے اور وہ خدا کا بیٹا ہے تو کیا وہ بشپ یا پادری اس کے بیان کو سچ مان لے گا؟ اگر نہیں تو آج سے دو ہزار سال قبل یہی بات یروشلم میں ایک یہودی لڑکی کہتی ہے تو وہ اس کے بیان کو سچا تسلیم کرتے ہیں تو کس دلیل کی بنیاد پر؟ اگر ہمارے دوست یہ کہیں کہ وہ بائبل کی گواہی پر اس کے بیان کو سچ تسلیم کرتے ہیں تو بائبل کی صداقت کی کیا دلیل ہے؟ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں متی کا بیان درج ذیل ہے:

"اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوگئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ پس اس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا! اے یوسف بن داؤد اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے جانے سے نہ ڈر کیونکہ اس کے پیٹ میں جو ہے وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔" (متی باب اول فقرہ نمبر ۱۸ تا ۲۱)

متی کے بیان کے مطابق فرشتہ مریم کے منگیتر یوسف کے پاس آیا' اب ہم لوقا سے معلوم کرتے ہیں:

"چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرہ تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا۔ جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف نام سے ہوئی تھی اور اس کنواری کا نام مریم تھا اور فرشتہ نے اس کے پاس اندر آکر کہا سلام تجھ پر جس پر فضل ہوا ہے خداوند تیرے ساتھ ہے......اور

دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔" (لوقا باب نمبر ا فقرہ نمبر ۲۶ تا ۳۱)

متی کے بیان کے مطابق فرشتہ یوسف کے پاس آیا لیکن لوقا کے بیان کے مطابق فرشتہ مریم کے پاس آیا۔ ان متعارض بیانات کے ہوتے ہوئے بائبل کی گواہی کس طرح قبول کی جاسکتی ہے؟ بائبل کیوں قابل قبول نہیں ہے اس کے لئے میں صرف ایک مزید حوالہ دینے پر اکتفا کرتا ہوں:

"اس کے بعد خداوند کا غصہ اسرائیل پر پھر بھڑکا اور اس نے داؤد کے دل کو ان کے خلاف یہ کہہ کر ابھارا کہ جاکر اسرائیل اور یہود کو گن۔" (سموئیل باب نمبر ۲۴ فقرہ نمبر ۱)

"اور شیطان نے اسرائیل کے خلاف اٹھ کر داؤد کو ابھارا کہ اسرائیل کا شمار کرے۔" (تواریخ باب نمبر ۲۱ فقرہ نمبر ۱)

حضرت داؤد علیہ السلام کو اسرائیل کی مردم شماری پر شیطان نے آمادہ کیا یا خدا نے؟ بائبل میں ایک دو نہیں سینکڑوں متعارض بیانات موجود ہیں۔ اس کے باوجود اگر عیسائی بائبل کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو ان کی مرضی۔ کیونکہ آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے ہاتھ سے لکڑی یا پتھر کا بت بناتے ہیں پھر اس کے سامنے سجدہ ریز ہوجاتے ہیں' لیکن ایک غیر جانبدار شخص بائبل کی گواہی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش کو تسلیم نہیں کرسکتا۔ چنانچہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ولدالحرام سمجھتے ہیں اور حضرت مریم کو بدکار (نقل کفر' کفر نباشد) اس کے باوجود پوپ نے یہودیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قتل معاف کردیا ہے اور مسلمانوں سے شکایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر سزا کیوں رکھ دی ہے۔ اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ عیسائی حضرات بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کرتے کہ ان کی شہادت پر تمام مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کا احترام کرتے ہیں لیکن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین موقع بے موقع (غالباً" مغربی ملکوں کی شہ پر) کرتے رہتے ہیں اور اس سے باز آنے کی بجائے دفعہ ۲۹۵- سی کی تنسیخ کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ جس شخص کو حال ہی میں اس جرم کے تحت سزا سنائی گئی اور جسے منسوخ کروانے کے لئے ایک پادری نے خودکشی کی ہے۔ غالباً" اس شخص کو اس جرم کا حوصلہ ہماری بے نظیر حکومت کے اس اقدام سے ملا تھا کہ اس نے توہین رسالت کے مجرموں کی سزا معاف کروائی۔ انہیں جرمنی کا ویزا دلوایا۔ جہاز کا ٹکٹ دیا اور ڈالر بھی دیئے۔ جس جرم کے مرتکب کو یہ سب کچھ ملتا ہو اس کا ارتکاب ایک عیسائی کیوں نہیں کرے گا جب کہ اس کے نتیجہ میں اپنی کیمونٹی میں وہ ہیرو بھی بنے' بین الاقوامی ذرائع ابلاغ پر اس کا نام بھی نشر ہو اور امریکی صدر اس کی سزا معاف کروانے کا مطالبہ بھی کرے۔

عیسائی حضرات جانتے ہیں کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کے بارے میں کوئی توہین آمیز کلمہ نہ دل میں سوچ سکتے ہیں نہ زبان پر لاسکتے ہیں اور دفعہ ۲۹۵- سی کی تنسیخ کا مطالبہ اس لئے کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے رہتے ہیں اور اس سے باز آنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ اگر چوروں کی کوئی انجمن یہ مطالبہ کردے کہ چوری کی سزا منسوخ کردی جائے تو کیا وہ مطالبہ تسلیم کرلیا جائے گا؟ اگر قتل کے تمام ملزم کوئی انجمن بناکر یہ مطالبہ کریں کہ قتل پر سزا منسوخ کردی جائے تو کیا اس مطالبہ کو پذیرائی ملنی چاہئے؟ اگر نہیں تو عیسائی اقلیت کا یہ مطالبہ کس طرح تسلیم کرلیا جائے کہ توہین رسالت کی سزا منسوخ کردی جائے تاکہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی چھٹی مل جائے۔ اگر اس سزا کی موجودگی میں کچھ بدبخت یہ جرات کرلیتے ہیں تو اگر یہ سزا ختم کردی گئی تو کیا عالم ہوگا؟ یہ تصور کرنے کے لئے بہت زیادہ ذہانت کی ضرورت ہے۔

اگر تعزیرات پاکستان سے دفعہ ۲۹۵- سی کو نکال دیا گیا (مجھے توقع ہے کہ کوئی اسمبلی یہ حماقت نہیں کرے گی) تو مجبوراً" مسلمانوں کو انفرادی طور پر گستاخ رسول کو یہ سزا دینا پڑے گی۔ کیا ہمارے عیسائی دوستوں کو یہ صورتحال قبول ہے؟

میں عیسائی دوستوں سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس خیال کو دل سے نکال دیں کہ تعزیرات پاکستان سے دفعہ ۲۹۵- سی کو نکال دیا جائے گا خواہ پاکستان کے جملہ پادری اور بشپ صاحبان خودکشی کیوں نہ کرلیں ان کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ ایسا کام ہی نہ کریں جو اس دفعہ کی زد میں آتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیے
صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۷۴۵۸۰۳

افسانہ یا حقیقت؟

قسط نمبر ۲

غدار کی تلاش

حافظ محمد حنیف ندیم

۲۶ مئی ہے گرمی پورے جوبن پر ہے۔ دنیا بھر کے شیاطین لاہور برانڈرتھ روڈ پر جمع ہو چکے ہیں شاید آج ان کے لئے کوئی زبردست حادثہ رونما ہونے والا ہے۔ اتنے میں ایک شیطان اعلان کرتا ہے۔

حضرات! ہمارے امام (امام الشیاطین) تشریف لانے والے ہیں۔ سب کے سب مؤدب ہو کر کھڑے ہو جائیں۔ تمام شیاطین مؤدب کھڑے ہو جاتے ہیں کہ تھوڑی دیر بعد ان کا امام اترتا ہے۔ شیاطین اپنے امام کو پرنام کرتے ہیں۔ وہ ایک طرف خاموشی کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔ ٹیچی جو کہیں غائب تھا اچانک شیاطین کی صفوں کو چیرتا‘ سروں کو پھلانگتا اپنے امام کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی ہے اس خاموشی کو۔ ٹیچی کی ہچکیاں اور سسکیاں توڑ ڈالتی ہیں۔ اور پھر یوں سلسلہ کلام شروع ہو جاتا ہے۔

امام الشیاطین .... حضور! کیا بتاؤں وہ ہو گیا ہے جس کا انتظار تھا۔

امام الشیاطین..... کچھ بتاؤ تو سہی ہوا کیا؟

ٹیچی..... حضور! ہمارا پیارا ساتھی جسے ہم نے بڑے اہتمام سے تیار کیا اور بڑے ناز و نعم سے پالا پوسا...... اس کے سلسلہ کو چلانے کے لئے خاصے جتن کئے‘ سرکار انگلشیہ نے بھی اس کے سلسلے کی ترقی کے لئے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیئے اور اس کی ہر طرح حفاظت کی آج وہ ہمارا محبوب ساتھی ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔

امام الشیاطین..... ہم نے کئی سلسلے شروع کر رکھے ہیں۔ اور ہمارے کئی ساتھی ہیں‘ تم کس کی بات کر رہے ہو؟

ٹیچی...... وہی جسے ہم نے سیالکوٹ میں تیار کیا اور اسے قادیان بھیج کر نبی و امام مسیح‘ مہدی‘ حتیٰ کہ "محمد" اور "احمد" تک کے دعوے کرائے۔

امام الشیاطین...... اوہو! تو تم ہمارے قادیانی شاگرد کی بات کر رہے ہو؟

ٹیچی...... جی ہاں! اسی کی بات کر رہا ہوں۔

امام الشیاطین...... تو اس کو کیا ہوا؟

ٹیچی...... جی کیا بتاؤں وہ ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔

امام الشیاطین....... ساری تفصیل بتاؤ؟

ٹیچی...... حضور! بڑے دکھ کی بات ہے۔ آپ کو شاید یہ بات معلوم ہے کہ نہیں کہ وہ پرخور اور کھانے پینے میں انتہائی بے احتیاط تھا جو اڑغم شڑغم ملتا کھالیتا۔ آج نہ معلوم اس نے کیا کھایا کہ اسے ہیضہ ہو گیا‘ بس پھر کیا تھا نیچے سے دست شروع ہو گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے منہ بھی غلاظت اگلنے لگا اخ۔ تھو۔ بیچارہ بار بار بیت الخلاء جاتا تھا۔ بالآخر اس کی بیوی نے چارپائی کے ساتھ ایک "تسلا" رکھ دیا کیونکہ نقاہت اور کمزوری اتنی ہو چکی تھی کہ بیت الخلاء تک جانا بھی مشکل ہو گیا‘ اٹھنے کی کوشش کرتا چارپائی پر ہی گر پڑتا۔ بڑی مشکل سے تھرسا چارپائی سے اٹھا اور نیچے اترا لیکن دھڑام سے گر پڑا اور سر تراخ سے چارپائی میں جالگا۔ ادھر اور دستوں کا سلسلہ جاری تھا ہی۔ بس بیچارہ اپنے ہی پاخانہ اور قے میں چل بسا۔ اخ...... تھو۔

امام الشیاطین........ اس کی زبان سے آخری الفاظ کیا نکلے؟

ٹیچی ...... اس کا سسر وہاں موجود تھا۔ اس کو مخاطب کر کے صرف اتنا کہا۔ "میرے صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے" اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آنکھیں موندھ لیں۔ غلاظت میں لت پت تھا‘ ہر طرف تعفن ہی تعفن تھا‘ اخ...... تھو۔ بلکہ میرا خیال ہے جنہوں نے اسے اٹھایا اور اس کے غلاظت سے آلودہ کپڑے اتارے وہ بھنگی معلوم ہوتے تھے۔ کیونکہ کوئی شخص بھی اپنے ہاتھ غلاظت میں آلودہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

امام الشیاطین......... ٹیچی بیٹے غضب ہو گیا۔

ٹیچی........ جی وہ کیسے؟

امام الشیاطین....... یہ جو مسلے (مسلمان) ہیں ناں‘ آج ان کے ہاں خوشی کی انتہا ہو گی۔

ٹیچی....... وہ کیسے جی؟

امام الشیاطین...... بات یہ ہے کہ وہ ایک مولوی ثناء اللہ ہے نا امرتسر میں‘ اس کے نام ہمارے شاگرد نے ایک طویل خط لکھا جس میں بیوقوفی سے یہ بھی لکھ دیا کہ:

"ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ ہیضے کی موت مرے اور سچے کی زندگی میں مرے۔"

وہ پہلے مرگیا اور مرا بھی ہیضے سے...... مسلے (مسلمان) آج خوش ہوں گے۔ ذرا جاؤ شہر میں گھوم پھر آؤ اور پھر مجھے رپورٹ دو...... ٹیچی فوراً لاہور شہر میں گھوم پھر کر واپس آتا ہے۔

امام الشیاطین...... ٹیچی! تم نے شہر میں کیا دیکھا؟

ٹیچی...... حضور! آپ نے ٹھیک ہی فرمایا تھا واقعی شہر میں جشن کا سا سماں ہے۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی ہے اور ہر ایک کی زبان پر یہ شعر گونج رہا ہے۔

اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی
تو ٹٹی میں گر کر نہ مرتا کبھی

اس کے بہت سے پیروکار حوصلہ ہار بیٹھے ہیں مجھے تو یہ سلسلہ ہی ختم ہوتا نظر آرہا ہے۔ موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے میرا دل ڈوب ڈوب جارہا ہے...... ہمیں اس مسئلہ پر کچھ سوچنا چاہئے...... حضور! ایک عرض کروں؟

امام الشیاطین...... جاؤ بیٹے! کیا کہنا چاہتے ہو؟

ٹیچی...... حضور! کتنی دیر ہوگئی اسے داغ مفارقت دیئے ہم ابھی تک وہاں نہیں گئے۔ بالکل ہی لاتعلق سے ہوگئے...... ہمیں اس کی میت کو کندھا دینے کے لئے اس کے پاس ضرور جانا چاہئے۔

امام الشیاطین...... ہمارا اس کا رشتہ اس کی زندگی تک تھا اور اس کے پاس ہاتھوں میں لوہے کے گرز اور ہتھوڑے لئے ایک اور مخلوق (فرشتے) پہنچ چکی ہے اور انہوں نے اپنا عمل شروع کردیا ہے ہم اگر اس کے نزدیک بھی پھٹک گئے تو ہمارا بھی وہی حشر ہوگا جو اس کا ہورہا ہے۔

ٹیچی...... حضور جو ہونا تھا ہوگیا اب ہم کو اس کے قائم کردہ وہ سلسلہ کی ترقی کے لئے کچھ سوچنا چاہئے؟

امام الشیاطین...... ہاں ہاں! ضرور سوچیں گے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں قادیان میں ایک کانفرنس کرنا ہوگی ٹیچی بچے! جاؤ اعلان کردو جتنے دوست یہاں آئے ہیں وہ سب قادیان چلیں۔ لاش کے ساتھ نہ جائیں بلکہ آگے پیچھے جائیں اور ہاں ایک بات اور یاد آئی' عہدیداروں کو کہدو کہ وہ قادیان میں ایک کانفرنس کا اہتمام کریں تعزیت اور خراج تحسین بھی پیش کیا جائے گا اور آئندہ کا لائحہ عمل بھی تیار ہوگا۔ ٹیچی بچے! دیکھو یہ اعلان اور پیغام سنا کر تم یہیں واپس آجانا پھر ہم دونوں اکٹھے قادیان جائیں گے...... یہ حکم پاتے ہی ٹیچی باہر آیا اور حزب الشیاطین کے کارکنوں کو اکٹھا کرکے یہ اعلان کیا۔

"ساتھیو! آپ کو یہ علم تو ہوگیا ہوگا کہ ہمارا قادیان کا محبوب ساتھی آج ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔ وہی ساتھی جس کے سلسلہ کا ہم نے اپنی سابقہ کانفرنس میں اعلان کیا تھا۔ جس نے ہمارے لئے نوکری پر لات ماری اور سیالکوٹ سے قادیان پہنچ کر مہدی' مسیح' نبی' یہاں تک کہ محمد اور احمد ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس نے حزب الشیاطین کے لئے بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ بالآخر آج وہ ہم سے بچھڑ چکا ہے...... (آہ و بکا اور بین) ہمارے امام نے حکم دیا ہے کہ قادیان میں کانفرنس کا اہتمام کیا جائے۔ ایک طرف اس کے خاندان والے اور اس کے دوست احباب تجہیز و تکفین میں لگے ہوں گے دوسری طرف ہم نے کانفرنس کرکے اس کے قائم کردہ سلسلہ کو چلانے کے لئے غور و خوض کرنا ہے۔ اس لئے آپ تمام حضرات فوراً" قادیان روانہ ہوجائیں اور کانفرنس کا اہتمام کریں۔ میں کچھ دیر بعد اپنے امام کو لیکر قادیان پہنچتا ہوں۔

حزب الشیاطین کے تمام کارکن قادیان روانہ ہوگئے اور ایک کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جب کہ ٹیچی یہ پیغام پہنچاتے ہی اپنے امام کے پاس پہنچ گیا۔

امام الشیاطین...... ٹیچی تم آگئے؟

ٹیچی...... جی آگیا۔

امام الشیاطین..... سب ساتھی قادیان روانہ ہوگئے؟

ٹیچی...... جی ہاں! روانہ ہوگئے۔

امام الشیاطین...... کیا مرزا کی لاش بھی قادیان روانہ ہوگئی؟

ٹیچی...... میرا خیال ہے روانہ کردی گئی ہوگی۔ اے لو! وہ درشنی آگیا اسے علم ہوگا۔

امام الشیاطین...... درشنی تم کہاں تھے؟

درشنی...... مجھے لاش کے نزدیک تو نہیں جانے دیا گیا۔ میں نزدیک جانے کی کوشش کرتا تو کوئی غیبی تھپڑ لگتا تھا۔ کئی مرتبہ گرتے گرتے بچا۔ پھر میں ادھر ادھر گھومتا رہا۔ بس اسی انتظار میں کہ لاش کب روانہ کی جاتی ہے۔ اب لاش روانہ ہوئی تو میں آپ کو اطلاع دینے کے لئے حاضر ہوگیا ہوں۔

امام الشیاطین...... درشنی! تمہیں یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ وہ غیبی تھپڑ فرشتے مارتے تھے۔ اب تمہارے ساتھی (مرزا) کو انہوں نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جارہا۔ خیر! ہم نے بھی فیصلہ کرلیا ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلہ کو ہر حال میں قائم رکھنا ہے۔ یوں ہے تو یوں ہی سہی۔

بہرحال لاش اب قادیان پہنچ چکی ہوگی۔ چلو اب قادیان چلتے ہیں۔ ٹیچی! اداس کیوں بیٹھے ہو اچھے بچے حوصلہ نہیں ہارا کرتے۔ اٹھو! اور قادیان چلو۔

شیطان اپنے دونوں شاگردوں ٹیچی اور درشنی کے ہمراہ قادیان روانہ ہوجاتا ہے ادھر قادیان میں سب شیطان پہلے ہی جمع ہو چکے ہیں۔ جو ماتمی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ اپنے قادیانی ساتھی (مرزا قادیانی) کے بچھڑنے کا غم ان کے چہروں سے عیاں ہے۔ شہر کی ایک جانب کانفرنس

کا اہتمام کیا جاچکا ہے' اسٹیج لگ چکا ہے' دریاں بچھائی جاچکی ہیں پنڈال کے اطراف میں ماتمی جھنڈے لہرائے گئے ہیں اور اب امام الشیاطین کا انتظار ہے ...... اے لو! امام الشیاطین اپنے دونوں شاگردوں ٹیچی اور درشنی کے ہمراہ آتا ہوا نظر آرہا ہے۔ تمام شیاطین استقبال کے لئے دست بستہ کھڑے ہوجاتے ہیں جوں ہی وہ نزدیک آیا تو شیطان کی جے' مرزا قادیانی کی جے' کے نعرے شروع ہوگئے وہ ہاتھ ہلا ہلا کر نعروں کا جواب دے رہا ہے۔ اور سیدھا اسٹیج پر پہنچتا ہے۔ اسٹیج سیکریٹری اعلان کرتا ہے کہ اب ہمارے امام تشریف لاتے ہیں اور اپنے "زریں" خیالات سے آپ کو نوازتے ہیں۔

امام الشیاطین کا پہلا خطاب:

میرے شاگردو! میرا اصل خطاب تو تھوڑی دیر بعد ہوگا اب میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا قادیانی شاگرد داغ مفارقت دے گیا۔ اس کا گھر ماتم کدہ ہے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ میرے لئے قادیان پہنچ کر ضروری ہے کہ میں اس کے گھر جاکر اس کے خاندان سے تعزیت کروں اور اس کے بچوں کو دلاسا دوں...... اب میں وہاں جارہا ہوں۔ آپ اطمینان سے بیٹھیں۔ مختلف مقررین اپنے قادیانی ساتھی کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ میری آمد تک ان کے خیالات سے استفادہ کریں۔ ٹیچی اور درشنی آؤ ہم چلتے ہیں۔

امام الشیاطین کی تعزیت:

امام الشیاطین اور اس کے دونوں چیلے مومنانہ لباس زیب تن کرکے اور بزرگانہ صورت بناکر مرزا قادیانی کی حویلی میں پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں آہ وبکاہ کا سلسلہ شروع ہے مرزا کے ساتھی' بچے اور دوسرے اہل خاندان کا رو رو کر برا حال ہے کہ امام الشیاطین اور اس کے چیلوں کے مومنانہ لباس' اور بزرگانہ صورت کو دیکھ کر سب خاموش ہوجاتے ہیں امام الشیاطین مرزا کے بیٹے مرزا محمود کو گود میں لیکر پیار کرتا ہے اور اسے تسلی دیتا ہے۔ پھر دوسرے خاندان اور مرزا کے ساتھیوں سے تعزیت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ (یعنی مرزا قادیانی) آپ ہی کا محبوب نہیں تھا ہمارا بھی محبوب تھا۔ آپ سب حضرات خود کو تنہا محسوس نہ کریں۔ میری اور میری جماعت کی تمام ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ کہہ کر امام الشیاطین زور سے چیختا ہے نورا بھیروی (نوردین بھیروی) کہاں ہے؟

ٹیچی اور درشنی بیک زبان! وہ ایک کونے میں غم کے مارے نڈھال پڑا ہے۔ شیطان یہ سن کر اس کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے:

"نورے یہ تو نے کیسا حلیہ بنالیا ہے؟"

نورا! میں جناب پہ واری واری جاؤں۔ کاش میری زندگی ان کو مل جاتی۔ وہ ابھی نہ مرتے۔ مجھے آج تک ایسا صدمہ نہیں سہنا پڑا۔ جتنا ان کی جدائی کا صدمہ اٹھانا پڑا ہے۔

امام الشیاطین! میرا دل چیر کر دیکھو' مجھے تم سے زیادہ دکھ ہے۔ لیکن ابھی بہت سا کام باقی ہے اس لئے نورے حوصلہ نہ ہار۔ اٹھ میرے ساتھ چل...... ایک خفیہ مشورہ کرنا ہے۔

خفیہ مشورہ:

نورے! مجھے جتنا عزیز مرزا قادیانی تھا اتنے ہی تم ہو' بلکہ اگر سچ پوچھو تو تنہا مرزا قادیانی کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ تم ہی تھے جس نے اس کو کامیابی سے چلایا۔

نورا........ حجور! یہ آپ ہی کا کرم اور ذرہ نوازی تھی ورنہ میری حیثیت کیا ہے۔

امام الشیاطین! اب میں تمہیں اس دوستی کا صلہ دینا چاہتا ہوں۔

نورا........ جی! وہ کیسے؟

امام الشیاطین...... اس سلسلہ کو باقی رکھنا ہے اس کے لئے میں تمہیں اس کا جانشین بنانا چاہتا ہوں۔ بولو تمہارا کیا خیال ہے؟

نورا....... حجور! میں تو حکم کا بندہ ہوں جو خدمت آپ مجھ سے لینا چاہیں گے میں حاضر ہوں۔

امام الشیاطین........ اچھا! تو ہم چلتے ہیں کانفرنس ہورہی ہے۔ ہم تمہیں بلائیں گے فوراً" آجانا تمہاری دستار بندی کی جائے گی۔ ٹھیک ہے نا۔

نورا........ جی! ٹھیک ہے۔

اس کے بعد امام الشیاطین اور اس کے دونوں شاگرد واپس پنڈال میں پہنچ جاتے ہیں' جہاں تمام شیاطین سراپا انتظار ہیں۔ شیاطین نے اپنے امام کا کھڑے ہوکر استقبال کیا۔ فوراً" ہی اسٹیج سیکریٹری نے اعلان کیا کہ انتظار کی گھڑیاں ختم۔ اب آپ کے پیارے امام تشریف لاکر اہم اعلان فرماتے ہیں۔

امام الشیاطین کی تقریر:

عزیزو! ہماری پارٹی کی یہ دوسری بین الاقوامی کانفرنس ہے اور ایسے وقت میں انعقاد پذیر ہورہی ہے جب میرا بہت پیارا شاگرد اور آپ کا عزیز ترین ساتھی (مرزا قادیانی) ہم سے جدا ہوگیا۔ اوں... اوں.... آں ... عزیزو! اب اوں آں کرنے اور رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں تم نے اس کے مشن کو چلانا ہے اور آگے بڑھانا ہے میں نے اس سے ایک وعدہ کیا تھا کہ:

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اس وعدہ کو پورا کرنا ہے اور یہ ڈیوٹی تم سب کی ہے کیا یہ ڈیوٹی انجام دوگے؟

شیاطین......... بیک آواز ہاتھ کھڑے کرکے کہتے ہیں۔ ہم ڈیوٹی پوری کریں گے۔

امام الشیاطین..... شاباش عزیزو! مجھے تم

سے یہی توقع تھی۔ اس کے بعد میں اپنے پیارے شاگرد اور آپ کے ساتھ (مرزا قادیانی) کی کچھ اہم "خصوصیات" آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ یوں تو وہ سراپا "خصوصیات" تھا لیکن چند اہم "خصوصیات" یہ ہیں:

○ میں نے اس سے کہا کہ اصل دعاوی سے پہلے تم مبلغ اسلام کا لبادہ اوڑھ لیتا اور عیسائی پادریوں کے ساتھ نورا کشتی کرنا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ پادریوں سے خوب خوب نورا کشتی ہوئی۔ اس سے مسلے (مسلمان) دھوکہ کھاگئے اور اس کے گرویدہ ہوگئے۔ پھر میں نے یہ صورتحال دیکھ کر اس سے کہا کہ اب مجدد ہونے کا اعلان کردو۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تھوڑی بہت مخالفت ہوئی لیکن کافی حد تک حالات درست ہی رہے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ مسلمان امام مہدی کے ظہور کے قائل ہیں اب امام مہدی ہونے کا دعوئی کرو۔ اس نے کمال ہوشیاری سے اپنے آپ کو امام مہدی ثابت کیا۔ اس کا کمال دیکھئے کہ قوم کا مغل برلاس تھا لیکن فاطمی سید بن گیا' پھر میں نے اس کی اس فنکاری کو دیکھا تو کہا کہ مسلے (مسلمان) مسیح ابن مریم(ع) کے نزول کے قائل ہیں' اب مسیح بن جاؤ۔ تو اس نے مسیح ہونے کا اعلان کردیا۔ یہاں بھی کمال دکھاتے ہوئے اس نے کہا کہ میں نصف فاطمی ہوں۔ اور نصف اسرائیلی ہوں۔

پھر میں نے کہا کہ سکھوں کو بھی اپنے ساتھ ملانا ہے اس لئے امین الملک جے سنگھ بہادر بن جاؤ تو اس نے دعوئی کردیا۔ اس کے بعد ہندوؤں کو ساتھ ملانا تھا اس لئے کرشن اوتار اور گوپال ہونے کا دعوئی کردیا۔ پھر جب یہاں تک پہنچ گیا تو میں نے اس سے کہا پیارے یہیں تک بس نہیں آگے' چلو اور احمد و محمد ہونے کا دعوئی کرو تو اس نے بلاچوں چرا یہ دعوئی بھی کردیا۔ اور کہا کہ میرے روپ میں احمد اور محمد کی دوسری بعثت ہوئی ہے۔

پھر نے اس سے کہا کہ خدا نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول بھیجے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان سب کو اپنی شخصیت میں سمولو اور دعوئی کرو کہ "جری اللہ فی حلل الانبیاء" تو اس نے یہ دعوئی بھی کردیا۔ الغرض جو میں کہتا رہا وہی دعوے کرتا رہا۔ مجال ہے جو کسی دعوئی سے انکار کیا ہو۔

عزیزو! اس کی مخالفت ہوئی تو میں نے سرکار انگلشیہ کو اس کی حفاظت اور خدمت پر لگادیا اور اس کے لئے میں نے اس سے کہا کہ تم سرکار کی حمایت میں کتابیں اور اشتہارات لکھو اس نے ایسا ہی کیا پچاس الماریاں انگریز کی اطاعت و حمایت میں لکھ ڈالیں جن میں خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا اور سرکار کے خلاف لڑنے والوں کے خلاف فتوے دیئے اور جہاد کو حرام قرار دیتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا:

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

منسوخی جہاد کے فتوے کے بعد سرکار کی مکمل ہمدردیاں اسے حاصل ہوگئیں اس کا کوئی بال بیکا نہیں کرسکا۔ الغرض میرے کہنے پر اپنا قرآن (تذکرہ) اپنا کعبہ (قادیان) اپنی وحی' اپنے صحابی'' اپنے اہل بیت' اپنی امت تیار کرڈالی۔

عزیزو! اس سے ایک غلطی بھی ہوگئی تاہم وہ غلطی اس کی "خصوصیات" کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور وہ یہ تھی کہ ایک دن وہ کچھ اشعار لکھ رہا تھا۔ میں کسی اہم کام سے کہیں چلا گیا۔ اس کے قلم سے یہ شعر لکھا گیا۔

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

دراصل اس نے انسانیت سے نفرت کا اظہار میری اتباع میں کیا کیونکہ مجھے بھی انسانیت سے چڑ ہے اس لئے میں نے سب سے پہلے انسان آدم کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ غلطی اس نے یہ کہ خود کو انسان کی نفرت اور عار کی جگہ لکھ ڈالا........ بہرحال اس کی "خوبیاں" اس کی غلطی پر بھاری ہیں اور میں اس غلطی کو معاف کرتا ہوں اور اس کی "خوبیوں" پر اسے زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

عزیزو! صحیح معنی میں خراج تحسین اسی صورت میں پیش کیا جاسکتا ہے کہ ہم اپنے اس خود کاشتہ پودے کی آبیاری کریں اور اس کی صورت میں مسلمانوں اور انسانیت کے خلاف جو تحریک شروع کی ہے اس کو تندہی اور جانفشانی کے ساتھ جاری رکھیں میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ تحریک جاری رہنی چاہئے یا نہیں؟

بیک زبان پورا مجمع بول اٹھا..... "جاری رہنی چاہئے۔"

عزیزو! میں ابھی ابھی اس کے (مرزا قادیانی) خاندان سے تعزیت کرکے آیا ہوں۔ میں نے وہاں پر موجود سب سوگواروں پر نگاہ ڈالی اس کی اولاد بھی تھی اس کے پیروکار اور دوست احباب بھی تھے۔ لیکن ان میں کوئی بھی اس کی جانشینی کا اہل نہیں تھا سوائے نورے بھیروی کے۔ وہ اس کا جگری دوست تھا بلکہ اس کے سلسلہ کو اور خود اس کو چلانے میں نورے بھیروی نے اہم کردار ادا کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ نورے بھیروی کو اس کا جانشین بنادوں' تمہاری کیا رائے ہے؟

شیاطین! منظور ہے' منظور ہے۔

امام الشیاطین! خالی منظور ہے' منظور ہے' کہنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ اس کی شخصیت کو بنانے کے لئے تمہیں پہلے سے زیادہ قربانی دینا پڑے گی۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟

شیاطین! پیارے امام ہم ہر طرح سے تیار ہیں۔

امام الشیاطین! ٹیپی اور درشنی کہاں ہیں؟

ٹیچی و درشنی چھلانگ لگا کر پہنچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں "پیارے امام ہم حاضر ہیں۔"

امام الشیاطین! جلدی جاؤ اور نورے بھیروی کو لے آؤ۔ ساتھ میرے قادیانی شاگرد کا پگڑ وہاں ہوگا وہ بھی لیتے آنا۔ نورے بھیروی کی دستار بندی کرنی ہے۔

ٹیچی و درشنی! پیارے امام ابھی جاتے ہیں۔

وہ دونوں جاکر نورے بھیروی کو ملتے ہیں اور کہتے ہیں جناب اٹھئے! پیارے امام آپ کو یاد کرتے ہیں۔ ہاں یہ بتاؤ نورے' مرزا قادیانی کا پگڑ کہاں ہے؟

نورا..... پگڑ اندر ہے میں ابھی لاتا ہوں نورا اندر سے پگڑ لے کر آتا ہے اور ٹیچی کو دیتا ہے۔ ٹیچی اسے اخ..... تھو کر کے پھینک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تو وہی پگڑ ہے جو مرتے وقت مرزے کی قے اور دستوں سے آلودہ ہوگیا تھا۔ اخ..... تھوہ۔

نورے! یہ پگڑ تمہارے سر پر بندھے گا۔ اسے تم ہی اٹھاؤ۔ یہ "سوغات" تمہیں مبارک۔

الغرض وہ تینوں خراماں خراماں اسٹیج پر پہنچ جاتے ہیں۔ امام الشیاطین نورے کو پیار کرتے ہوئے ایک جانب بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے اور پھر یہ اعلان کرتا ہے۔

امام الشیاطین...... عزیزو! عزیزی نورا بھیروی آگیا' اب میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے نورا ہمارے قادیانی شاگرد کا جانشین ہے آپ سب اسے خلیفہ کے نام سے متعارف کرائیں۔ جو ہدایت دے اس پر عمل کریں' اسے کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملنا چاہئے۔ اب میں عزیزی نورے بھیروی کی دستار بندی کرتا ہوں۔ امام الشیاطین نے مرزا قادیانی کی غلاظت سے آلودہ پگڑ اٹھائی اور نورے بھیروی کے سر پر رکھ دی۔

پورا پنڈال امام الشیاطین کی جے' مرزا قادیانی کی جے' نورے کی جے کے نعروں سے گونج اٹھا اور اسی کے ساتھ کانفرنس برخاست ہوگئی۔

قارئین! فیصلہ آپ کریں کہ یہ افسانہ ہے یا حقیقت؟ اپنے فیصلے سے مجھے ضرور مطلع کیجئے۔

تحفظ ختم نبوت

"ختم نبوت تقدیر کائنات پر وہ مہر کامل ہے' جس کی پاسبانی کا فریضہ اس امت پاک کے سپرد کیا گیا ہے۔ ہم اپنے قلم سے' اپنے عمل سے' اپنے آنسوؤں سے' اپنی محبت کے چراغوں سے اس کی پاسبانی کا حق ادا کرتے ہیں' اسی فریضے کی ادائیگی سے اس دنیا کا جماعت اور وقار وابستہ ہے' جسے اسلامی دنیا کہتے ہیں۔

آج جبکہ فتنوں کا دروازہ کھل چکا ہے' اور بلائیں ختم نبوت کے تصور پر بھیس بدل بدل کر حملہ آور ہو رہی ہیں' اس کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو جانا چاہئے اور مجھے یقین ہے کہ اس سعادت کے حصول میں پاکستان صف اول میں ہوگا اور میدان حشر میں انشاء اللہ جب آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم یہ سوال فرمائیں گے کہ جب میری ناموس نبوت زد پر تھی تو تم نے کیا کردار ادا کیا تھا؟ اس وقت اہل پاکستان اپنے الفاظ کا نذرانہ بھی پیش کریں گے اور اپنے لہو کا تحفہ بھی پیش کریں گے۔ خدا سے دعا ہے کہ اس فہرست عاشقان میں کہیں آپ کا نام بھی درج ہو۔ کہیں اس عاجز کا نام بھی درج ہو' یہی وہ عظیم نعمت ہے جو جھولی پھیلا کر خدا کی بارگاہ سے طلب کی جاسکتی ہے اور بیشک وہ سمیع و بصیر ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں"

(عقیدۂ ختم نبوت کے تہذیبی اثرات'

از جسٹس میاں محبوب احمد)

(قسط نمبر ۱)

سچ جو شائع نہ ہو سکا

علامہ ابوثیپو خالد الازہری

صحافت کو ریاست کا چوتھا اہم ستون کہتے ہیں، مگر پاکستان میں یہ ستون بھی اپنے بدترین کرپشن، منافقت، بلیک میلنگ، خود غرضی، خوشامد، ضمیر فروشی، قول و فعل کے تضاد اور غیر ملکی آقاؤں کی فرمانبرداری کی وجہ سے انتہائی شکستہ حال اور زبوں حالی کا شکار ہو کر لرز رہا ہے اور موجودہ صحافت مسلسل تنزل کی طرف گامزن ہے۔ ہمارے بیشتر صحافی لکھنے اور شائع کرنے سے پہلے سو بار سوچتے ہیں کہ کہیں اس سے ان کے ملکی اور غیر ملکی آقا ناراض نہ ہو جائیں اور ان پر برسنے والے انعامات و نوازشات کی بارش ختم نہ ہو جائے۔

لاہور کے ایک قومی روزنامے میں "تعاقب" کے نام سے کالم لکھنے والے معروف صحافی جناب تنویر قیصر شاہد نے گزشتہ دنوں اپنے ایک کالم میں متنازعہ عیسائی راہنما جے سالک کے ساتھ کھانے پر ملاقات کے حوالہ سے ایک بھرپور کالم لکھا، جس میں انہوں نے امریکی وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کردہ رپورٹ کے حوالہ سے عیسائی اقلیت پر ہونے والی زیادتیوں کا ذکر کیا اور آخر میں جے سالک کی "خدمات عالیہ" کا ذکر کرتے ہوئے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ اس "بطل جلیل" سے استفادہ حاصل کرے۔ میں نے اس کالم کو پڑھنے کے بعد جناب تنویر قیصر شاہد سے ملاقات کی اور انہیں اصل حقائق سے آگاہ کیا، اس پر انہوں نے فرمایا کہ آپ یہ تمام گزارشات ایک خط کی صورت میں مجھے لکھ بھیجیں۔ میں آپ کا موقف اپنے کالم میں شائع کردوں گا۔ جس پر میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور فوری طور پر اپنی گزارشات پر مبنی ایک خط انہیں رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے ارسال کر دیا۔

دیانتدارانہ صحافت کا مسلمہ اصول ہے کہ جب بھی اخبار و جرائد میں کسی موضوع پر کوئی چیز شائع ہو تو فریق مخالف کا نقطہ نظر بھی ضرور شائع ہو تاکہ قارئین کے سامنے تصویر کے دونوں رخ آجائیں اور وہ بہتر فیصلہ کر سکیں۔

کافی دنوں تک خط شائع نہ ہونے پر میں نے اخبار کے ادارتی عملہ سے رابطہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ "ہم اس خط کو شائع کر کے قادیانیوں، عیسائیوں اور بالخصوص جے سالک کی ناراضگی مول نہیں لے سکتے۔" آغا شورش کاشمیریؒ نے کہا تھا کہ "جو شخص اپنے قلم کی عظمت کی حفاظت نہیں کر سکتا، وہ اپنی ماں اور بہن کی عزت کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔"

یہ صحافی اسلام اور پاکستان کے ساتھ کتنے مخلص ہیں....... ان کی ڈوری کہاں سے ہلتی ہے؟....... تحریروں کی روشنائی اور شکم کا سامان (جہنم کا ایندھن) کہاں سے مہیا ہوتا ہے؟........ کاش کوئی مورخ آئے جو ان لفافہ زدہ صحافیوں کی سرگرمیوں کو تاریخ کا عبرتناک باب بنا دے۔۔۔

بڑا مزا ہو تمام چہرے اگر کوئی بے نقاب کر دے

آیئے اب وہ خط ملاحظہ فرمائیں جسے قادیانیوں، عیسائیوں اور جے سالک کی ناراضگی کے پیش نظر شائع کرنے سے انکار کر دیا گیا:

محترم تنویر قیصر شاہد صاحب..........

تسلیمات!

گزشتہ دنوں آپ کا کالم "جے سالک اور وزیراعظم کا لال قلعہ" (مطبوعہ روزنامہ "جنگ لاہور" ۱۴ر فروری ۱۹۹۸ء) پڑھا۔ میں اس کالم میں اٹھائے گئے نکات سے بصد احترام اختلاف کرتے ہوئے اپنا نقطہ نظر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اسے شائع کر کے وسیع القلبی کا ثبوت دیں گے تاکہ قارئین کے سامنے تصویر کا دوسرا رخ بھی آجائے۔

آپ نے گزشتہ دنوں امریکی وزارت خارجہ کی طرف سے پاکستان میں بسنے والی مسیحی برادری کے بارے میں انسانی حقوق کے حوالے سے جاری کردہ رپورٹ پر خاصی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ یہ رپورٹ نہ صرف جانبدارانہ اور غیر ذمہ دارانہ بلکہ درحقیقت جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اس رپورٹ میں درج تمام تر واقعات غیر حقیقی، غیر تحقیقی، فرضی اور من گھڑت ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں تمام اقلیتوں کو اکثریت کے برابر تمام مسلمہ شہری حقوق حاصل ہیں اور وہ ان سے بہرہ ور بھی ہیں۔ انہیں رہنے سہنے، جینے بسنے، جان و مال کے تحفظ، نقل و حرکت، اپنی جائیدادیں بنانے، خریدنے، پیشے اپنانے، اپنے دینی، تعلیمی سرگرمیوں، رفاہی اداروں کی تعمیر و قیام، ملکی تعلیمی اداروں میں داخلہ، اعلیٰ سرکاری ملازمتوں کے امتحانات میں شرکت و کامیابی، پولیس، فوج اور دیگر سرکاری و نیم سرکاری محکموں اور اداروں میں کوٹہ اور میرٹ کی بنا پر ملازمت کی مراعات اور سہولتیں حاصل ہیں۔ انہیں اپنے مذہبی جرائد، لٹریچر اور کتب کی سرعام تقسیم و اشاعت، فروخت اور خط و کتابت اسکول تک چلانے کی کھلی چھٹی ہے۔ اقلیتی عبادت گاہوں اور قبرستانوں کے لئے زمین مہیا کرنے اور ان

کی چار دیواری تک کی تعمیر سرکاری خرچ پر ہونے کی مثالیں موجود ہیں۔ یہ لوگ اپنی عبادات' جلسے' کانفرنسیں' سرعام مذہبی جلوس نکالنے' سڑکوں پر بینرز لگانے' صلیب لہرانے' سیاسی جلوس نکالنے' نعرے مارنے اور چوراہوں میں تقریریں کرنے میں آزاد ہیں۔ اقلیتی افراد کو سرکاری کمیٹیوں اور کونسلوں میں لیا جاتا ہے۔ انہیں ووٹ دینے اور بلدیاتی اداروں' مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں اپنے ووٹوں سے اپنی پسند' اپنے ہم مذہب و ہم مسلک اور ہم خیال نمائندے بھیجنے کے حقوق میسر ہیں۔

قومی اسمبلی میں ان کے ممبران کی تعداد ۱۰ اور صوبائی اسمبلی میں ۲۳ ہے۔ انہیں صوبائی اور مرکزی وزراء' مشیر اور پارلیمانی سیکریٹری بھی مقرر کیا جاتا ہے۔ غرضیکہ پاکستان میں اقلیتوں کی چاندی ہے۔ دنیا بھر میں کہیں بھی اقلیتوں کو وہ حقوق و مراعات حاصل نہیں ہیں' جو پاکستان میں حاصل ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ قیام پاکستان "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ" کے نعرے کا نتیجہ ہے لاکھوں مسلمانوں نے اسی لا الہ الا اللہ کے لئے اپنی جانیں قربان کرتے ہوئے یہ وطن حاصل کیا۔ یوں دنیا کے نقشہ پر پاکستان ایک خالص نظریاتی ریاست کی حیثیت سے وجود میں آیا۔ اگرچہ اسلام پاکستان کا آئینی اور سرکاری مذہب بھی ہے' اس کے باوجود ہمیں دیگر نظریاتی ریاستوں کے برعکس یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں اقلیتوں کی جان' مال' عزت و آبرو ہر طرح سے محفوظ ہے اور انہیں تمام شہری اور سماجی حقوق حاصل ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ یہاں چیف جسٹس سے لیکر وزراء تک' سول حکمرانوں سے لیکر افواج پاکستان تک' تمام کلیدی عہدوں پر اقلیتیں ہمیشہ براجمان رہی ہیں۔ کسی شعبہ ہائے زندگی میں ان سے کبھی کوئی تعصب نہیں برتا گیا۔ ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہندوستان میں ایک ہفتے میں جتنے اقلیت کش فسادات ہوتے ہیں' پاکستان کی پوری عمر میں بھی اتنے فسادات نہیں ہوئے۔ اگرچہ اسلامی تعلیمات کی رو سے اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو تبلیغ کا حق حاصل نہیں مگر وطن عزیز میں ہمیشہ سے اقلیتیں یہ حق استعمال کرتی رہی ہیں اور اس کے باوجود شکوہ کناں ہیں......

عیسائی برادری پاکستان کی سب سے بڑی اقلیت ہے۔ دیگر اقلیتوں کی نمائندگی اور اقلیتی امور کی حفاظت و حصول کا بیڑا عیسائی برادری نے اٹھا رکھا ہے۔ اندرون و بیرون ملک عیسائیوں کا پروپیگنڈہ ہے کہ پاکستان میں اقلیتی افراد بدحال اور اپنے حقوق کی پامالی کا شکار ہیں' وہ دوسرے بلکہ تیسرے درجہ کے شہری ہیں اور تلافی کی غرض سے وہ عیسائی مطالبات کی فہرست کچھ یوں پیش کرتے ہیں:

"وفاقی شرعی عدالت اور اسلامی نظریاتی کونسل کا خاتمہ' مذہب اور سیاست کی علیحدگی' پاکستان کے سیکولر اسٹیٹ ہونے کا اعلان اسلامی قوانین بالخصوص قانون شہادت و دیت اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا کا خاتمہ' سینٹ' اسلامی نظریاتی کونسل اور فلم سنسر بورڈ میں اقلیتوں کی نمائندگی' قومی اسمبلی میں اقلیتی ارکان کی تعداد ۳۰ ہو تاکہ وہ حکومت سازی میں ایک موثر قوت ہوں' دوہرے ووٹ کا حق' کرسمس' ایسٹر اور دیگر اقلیتی فرقوں کے مذہبی تہواروں کے موقع پر ٹی وی اسٹیشنوں سے ان کے مذہبی پروگراموں کا ٹیلی کاسٹ کیا جانا' سینٹ' قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں اقلیتی فرقوں کی خواتین کے لئے الگ نشستوں کا مختص کیا جانا' بیرون ممالک بھیجے جانے والے سیاسی و ثقافتی حکومتی وفود میں اقلیتی افراد کی شرکت' جداگانہ طریق انتخاب کی تنسیخ اور مخلوط انتخاب کی ترویج' وزیر اعظم' صدر مملکت' صوبائی گورنر اور کلیدی آسامیوں پر اقلیتی افراد کی تقرری' عیسائیوں کے ہاں بچہ کی پیدائش پر اس کا پانچ صد روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کیا جانا' "اگر کوئی عیسائی طالب علم اپنی مذہبی تعلیم کا سرٹیفکیٹ پیش کردے تو میٹرک کے امتحان میں اسے بیس اضافی نمبروں کا دیا جانا۔ بائبل کو باقاعدہ نصاب میں داخل کرکے اس کی تعلیم کا انتظام کیا جانا۔"

ان میں سے اکثر و بیشتر مطالبات دور رس اور خطرناک و مہلک نتائج کے حامل ہیں۔ انہیں تسلیم کرلینے سے ملک میں عیسائیوں کا راج ہوگا۔ قیام پاکستان کی خاطر عدیم المثال قربانیاں دینے والی مسلم اکثریت چوتھے پانچویں درجہ کے شہریوں سے کہیں بدتر اور عیسائیوں کی محکوم رعایا بن کر رہ جائے گی۔ ملک میں اسلام کسمپرسی کی حالت میں ہوگا' سیکولر اسٹیٹ بن جانے کی صورت میں پاکستان کی سلامتی و وجود کا قطعاً کوئی جواز باقی نہیں رہے گا۔ عیسائیوں کے ان کے مطلوبہ حقوق دے کر اکثریت کے پاس باقی کیا رہ جاتا ہے؟ پاکستان کی نظریاتی اساس کو نظر انداز کرکے جو اقدام بھی کیا جائے گا' وہ وطن عزیز کے مسائل میں اضافے کا باعث ہوگا۔

عیسائی اقلیت قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیتی ہے۔ اسی لئے وہ اس قانون کو کالا قانون اور امتیازی قانون کہتے ہیں۔ جناب نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ مسلمانوں کے ایمان کا تقاضا اور بنیاد ہے۔ مسلمان ہر چیز برداشت کرسکتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ادنیٰ درجہ کی توہین بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ پھر اس قانون پر تنقید کرنے والی لابیاں اپنے موقف پر خود بھی ذرا غور کریں کہ وہ توہین رسالت صلی

اللہ علیہ وسلم کے قانون کو انسانی کے منافی قرار دے کر آخر کیا کہنا چاہتی ہیں؟ کیا ان کے نزدیک اللہ کے معصوم پیغمبروں کی توہین کرنا اور نعوذباللہ انہیں گالیاں دینا بھی انسانی حقو شامل ہے؟

مسیحی برادری کے رویئے میں ایک خامی یہ ہے کہ وہ قانون توہین رسالت کے مسئلہ پر غلط موقف کو اختیار کرکے اس پر بے جا اصرار کررہی ہے۔ مسیحی برادری کا اعتراض ہے کہ چونکہ اس قانون کا غلط استعمال ہوتا ہے' اس لئے اس قانون کو ختم کردیا جائے۔ اگر یہ بات ت کرلی جائے تو پھر شاید کوئی قانون بھی باقی نہ بچے گا۔ پاکستان میں کوئی بھی ایسا قانون تلاش نہیں کیا جاسکتا' جس کے تحت انتقامی کارروائیاں نہ ہوتی ہوں۔ یہاں قتل تک کے جھوٹے مقدمات درج کرائے جاتے ہیں تو کیا قتل کا قانون ختم کردینا چاہئے؟ مسیحی برادری کو اسی امر پر غور کرنا چاہئے کہ عدالت کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردے۔ کوئی ملزم مجرم نہیں تو اس کو چھوڑ دیا جائے جبکہ جرم ثابت ہوجانے پر مجرم کو سزا دی جائے۔ ایسے میں یہ موقف بالکل بے بنیاد ہے کہ سرے سے قانون ہی ختم کردیا جائے۔

چند سال پیشتر حکومت نے موجودہ شناختی کارڈوں کی جگہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جاری کرنے کا پروگرام بنایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس نے کارڈ پر بلڈ گروپ اور مذہب کا خانہ بھی ہونا چاہئے تاکہ معلوم ہوسکے کہ کون' کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ مجلس کے اس مطالبہ کی تمام دینی جماعتوں نے نہ صرف حمایت کی بلکہ بھرپور انداز میں تحریک کا ساتھ بھی دیا۔ مذہب کا اظہار فخر کی علامت ہے۔ اگر مذہب کا اظہار شرمندگی کا باعث بنتا ہے تو اس پر لعنت بھیج کر اسے چھوڑ دینا چاہئے۔ یہودیوں کو اپنے یہودی ہونے پر فخر ہے' عیسائیوں کو اپنے عیسائی ہونے پر فخر ہے' مسلمانوں کو اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے اور ہر مسلمان لاکھوں کے مجمع میں ڈنکے کی چوٹ پر اپنے مذہب کا اظہار کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے' خواہ اس کے لئے اسے کوئی بھی قربانی کیوں نہ دینا پڑے۔ تعزیرات پاکستان کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی اپنا مذہب اسلام پیش کرسکتے ہیں' لیکن قادیانی خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے بلکہ وہ مسلمانوں کو غیر مسلم کہتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے ہیں' اس لئے قانون کی رو سے وہ قابل تعزیر ہیں۔ حکومت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبہ کو تسلیم کرلیا جس پر پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ قادیانیوں نے اس مطالبہ کی منظوری کو اپنی موت سمجھا لہٰذا انہوں نے عیسائی اقلیت کو ورغلایا اور پورے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کرادی۔ پاکستان میں امریکی سفیر بھی ان کی حمایت میں کھل کر میدان میں آگئے جس کے نتیجے میں حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ختم کردیا۔ اس کامیابی پر عیسائی اور قادیانی اقلیت نے خوب جشن منایا' حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں نے عیسائی اقلیت کو استعمال کرکے پاکستان اور بیرون ممالک اپنے مذہب کی تبلیغ کی راہ ہموار کی۔

مسیحی برادری نے اپنے مطالبات کو منوانے کے لئے احتجاج کے لئے توڑ پھوڑ کا جو غیر قانونی و غیر اخلاقی راستہ اختیار کیا' وہ انتہائی غیر مناسب تھا۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے اور قانون توہین رسالت کے خاتمے کے لئے احتجاج کے دوران جس طرح کا رویہ اختیار کیا گیا' اسے کسی صورت میں حوصلہ افزا نہیں کہا جاسکتا۔ اس ضمن میں صرف ایک دن کے مسیحی احتجاج کی مختصر سی جھلک پیش خدمت ہے:

☆ مسیحی مظاہرین کا پولیس سے ٹکراؤ' ٹاؤن ہال سے گورنر ہاؤس تک کا علاقہ میدان جنگ بن گیا۔ زبردست توڑ پھوڑ' مظاہرین نے ۱۰۰ کے قریب گاڑیوں کو نقصان پہنچایا۔ پولیس چوکیوں پر بلہ بول کر سامان نذر آتش کردیا۔ متعدد جگہوں پر رکاوٹیں کھڑی کرکے آگ لگائی۔ مال روڈ پر ٹریفک کے اشارے' پول' سائن بورڈ اور لیٹر بکس اکھاڑ دیئے گئے۔ سواریوں سے بھرے رکشے الٹ دیئے گئے۔ آنسو گیس پھیلنے کے باعث چڑیا گھر کے جانور بھی بلبلا اٹھے۔ مال روڈ پر تین گھنٹے ٹریفک بند رہی۔ آنسو گیس کے اثرات ۳ گھنٹے تک رہے۔ گنگا رام ہسپتال میں مریض بھی متاثر ہوئے۔ ("جنگ" ۱۶ر نومبر ۹۲ء)

☆ مشتعل عیسائیوں کا گورنر ہاؤس پر حملہ' کونسلر منیر کھوکھر مظاہرین کو یسوع مسیح کی قسم دے کر گیٹ توڑنے پر اکساتے رہے۔ درختوں کو آگ لگانے کی کوشش' گاڑیوں کے ڈرائیوروں کی مظاہرین کے ہاتھوں ڈنڈوں سے پٹائی۔ ("پاکستان" ۱۶ر نومبر ۹۲ء)

☆ مظاہرین نے مظاہرہ کے دوران نجی املاک کو بھی نقصان پہنچایا اور پولیس کی ایک بکتر بند گاڑی پر پیٹرول سے بھری بالٹی گرا کر اسے آگ لگانے کی کوشش کی۔ مظاہرین کے پتھروں سے اے سی کینٹ' علاقہ مجسٹریٹ اور ایس پی زخمی ہوگئے۔ ("خبریں" ۱۶ر نومبر ۹۲ء)

قانون توہین رسالت کے خاتمے کی تحریک سے قبل اور اس کے بعد عیسائی طالع آزما رہنماؤں نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں ایسی زبان استعمال کی' جس سے نہ صرف مسلمانان پاکستان کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے بلکہ تمام محب وطن حلقوں نے اس کی شدید مذمت بھی کی۔

(باقی آئندہ)

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ

دعوتِ حفظ ایمان

حامداً" و مصلیاً" و مسلماً! السلام علیکم یا اہل الاسلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ محمد انور شاہ کشمیری عفااللہ عنہ بحیثیت ایمان و اسلام و اخوت دینی اور امت مرحومہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء ہونے کے کافہ اہل اسلام خواص کی عالی خدمت میں عرض گزار ہے کہ اگرچہ قسمے طرح طرح کے حوادث اور وارداتیں اس دین سماوی پر وقتاً" فوقتاً" گزرتی رہی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ آخری پیغام خدائے برحق کا یہ ہے کہ **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا** (آج کے دن میں نے دین تمہارا کمال کو پہنچایا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور اسلام پر ہی تمہارا دین ہونے کے لئے راضی ہوا۔) **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین و کان اللہ بکل شئی علیما** (نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے لیکن ہیں رسول خدا کے اور خاتمہ پیغمبروں کے اور خدا ہر چیز کا اپنے امور میں سے عالم ہیں۔)

اور اس کے قطعی الدلالت ہونے پر بھی امت محمدیہ کا اجماع منعقد ہوگیا۔ اور ختم نبوت کا عقیدہ دین محمدی کا اساسی اصول قرار پایا۔ اور جس امت نے ہم تک یہ آیت پہنچائی اسی امت نے یہ مراد بھی پہنچائی اور اسی دعویٰ پر مسیلمہ کذاب اور اسود کاذب کو قتل کیا اور بڑا کفر دونوں کا یہ دعویٰ قرار دے کر کذاب مشتہر کیا۔ اور باقی جرائم کو کذاب کے ماتحت رکھا۔ مگر پھر بھی بحکم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "بہت سے دجالوں نے نبوت کے دعوے کئے' اور ان کی حکومتیں بھی رہیں اور بالآخر واصل بجہنم ہوئے۔" ہمارے اس منحوس زمانے میں جو یورپ کی افتاد سے ایمان اور خصائل ایمان کی فنا کا زمانہ ہے منشی غلام احمد قادیانی کا فتنہ درپیش ہے۔ اور گزشتہ فتنوں سے مزید اور شدید ہے اور حکومت وقت بھی بمقابلہ مسلمانوں کے قادیانی جماعت کی امداد اور اعانت کر رہی ہے' یہ جماعت بہ نسبت یہود اور نصاریٰ و ہنود کے اہل اسلام کے ساتھ زیادہ عداوت رکھتی ہے۔ کوئی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک اور اتحادی باقی نہیں رہی منشی غلام احمد قادیانی جو اس زمانہ کا دجال اکبر ہے۔ بیں جزو وحی قرآن مجید پر اضافہ کرتا ہے' جو کوئی ان کی اس بیں جزو وحی کا انکار کرے اور ان کو نبی نہ مانے' وہ ان کے نزدیک کافر ہے اور اولاد زنا ہے اور کوئی اسلامی تعلق مثل جنازہ کی نماز اور نکاح کے اس کے ساتھ جائز نہیں۔ پھر قرآن مجید کی تفسیر اس نے اپنے قبضہ میں کر رکھی ہے۔ دوسرے کسی کا کوئی حصہ نہیں لگتا' جیسے فارسی مثل ہے۔

خوردن زمن و لقمہ شمردن از تو

اس کی تفسیر کے متعلق خواہ کل امت کا اختلاف ہو وہ سب اس کے نزدیک گمراہ ہیں۔ حدیث پیغمبر اسلام کی جو اس کی وحی کے موافق نہ ہو' اس کی نسبت اس کی تصریح ہے کہ ردی کے ٹوکرے میں پھینک دی جائے' ان دو اصول اسلام یعنی کتاب اور سنت کے تو اس کے نزدیک یہ حاصلات ہے اور بحسب تصریح اس کے اس پر شریعت بھی نازل ہوئی ہے' اور بمقابلہ اس عقیدہ اسلامیہ کے کہ بعد ختم نبوت کے آئندہ کوئی شریعت نہیں ہوگی۔ صریح ادعاء شریعت کیا ہے؟ اور نیز اس کا اعلان ہے کہ آئندہ حج قادیان میں ہوا کرے گا۔ (نعوذباللہ) اور نیز جہاد شرعی اس کے آنے سے منسوخ ہوگیا اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تو تین ہی ہزار نقل ہوئے ہیں۔ منشی غلام احمد قادیانی کے تین لاکھ سے دس لاکھ تک ہیں' جن میں تحصیل چندہ کی کامیابی بھی شمار ہے' اور اس کے اشعار ہیں۔

زندہ شد ہر نبی باٰمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم
آنچہ حق داد ہر نبی راجام
داد آں جام رامرا باتمام

نیز اپنی مسیحیت کی تولید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کہ جن پر ایمان دین محمدی ہے ایسی توہین کی ہے کہ جس سے دل اور جگر شق ہوتا ہے' اور اس کے نزدیک تحقیق توہین ہے۔ الزامی یا بقول نصاریٰ تو درکنار رہی توہین عیسیٰ علیہ السلام میں علاوہ اپنی تحقیقی توہین کے ایک اور طریقہ بھی اختیار کیا ہے کہ نقل نصاریٰ کے سر رکھ کر توہین سے اپنا دل ٹھنڈا کرتا ہے۔

گفتہ آید در حدیث دیگراں

یہ معاملہ بیشتر اسی پیغمبر کے ساتھ کیا ہے تاکہ عظمت ان کی وثوق سے اتار دے اور خود مسیح بن بیٹھے اسی واسطے ہنود کے پیشواؤں کے ساتھ ایسا نہیں کیا بلکہ توقیر کی ہے۔ اور ایسے ہی بزرگان اسلام امام حسینؓ وغیرہم کے تحقیر اور

اپنی تعلی میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا غرض کہ اس دجال کی دعوت اس کے نزدیک سب انبیاء اور رسل صلوٰۃ اللہ علیہم سے بڑھ چڑھ کر اور افضل و اکمل ہے۔

علماء اسلام نے اس فتنہ کے استیصال میں خاصی خدمتیں کیں مگر وہ خدمتیں انفرادی اور خصوصی تھیں۔ اس وقت کہ ایک لطیفہ غیب نمودار اور نمایاں ہوا ہے کہ مجاہد ملت جناب سامی القاب مولانا ظفر علی خان صاحب دام ظلہ اس خدمت کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس وقت جناب ممدوح اور ان کے رفقاء جناب مولوی عبدالحنان صاحب' مولانا حسین صاحب اختر اور احمد یار خان صاحب سپرد حوالات ہیں۔ ہمیں کچھ حمیت اور حمایت اسلام سے کام لینا چاہئے۔ اہل خطہ کشمیر سمجھ اور بوجھ لیں کہ کچھ قادیانی جماعت ان کی امداد کر رہی ہے وہ اہل خطہ کے ایمان کی قیمت اور ناممکن ہے کہ کوئی امداد اور ہمدردی اس فرقہ کی ایمان خریدنے کے سوا ہو۔

دانی کہ چنگ دعود چہ تقریری کنند
پنہاں خورید بادہ کہ تکفیر می کنند

اور جن لوگوں نے اس فرقہ کے ساتھ کسی قسم کی رواداری بھی برتی ہے' وہ خطرہ میں ہیں یہ نہ سمجھیں کہ یہ کوئی معمولی بات ہے' بلکہ ایک چھوٹی پیغمبری سے ایک بڑی پیغمبری قادیانی میں تحویل ہوتا ہے۔ اور جس کا جی چاہے ان عقائد ملعونہ قادیانی کا ثبوت ہم سے لے اور شدید وقت میں کہ وطن کو بے خبر کرکے ایمان پر چھاپہ مارا گیا ہے' کچھ غیرت ایمانی کا ثبوت دے۔

جن حضرات نے اس احقر ہیچ میرز سے حدیث شریف کے حرف پڑھے ہیں جو تقریباً" دو ہزار ہوں گے وہ اس وقت کچھ ہمدردی اسلام کی کرجائیں' اور کلمہ حق کہہ جائیں اور انجمن دعوت و ارشاد میں شرکت فرمائیں۔

اس فرقہ کی تکفیر میں توقف یا تو اس وجہ سے ہے کہ صحیح علم نصیب نہیں ہوا' اور اب تک ایمان اور کفر کا فرق ہی معلوم نہیں اور نہ کوئی حقیقت محصلہ ایمان کی ان کے ذہن میں ہے' اور یا کوئی مصلحت دنیاوی دامن گیر ہے' ورنہ اسلام کوئی نسبی اور نسلی لقب نہیں ہے۔ جیسے یہود اور ہنود کی زائل نہ ہو' اور جو کوئی بھی اپنے آپ کو مسلمان کہے بس وہ قوم نسبی لقب یا ملکی و شہری نسبت کی طرح لائینفک رہے بلکہ عقائد اور عمل کا نام ہے' اور ضروریات قطعیہ اور متواترات شرعیہ میں کوئی تاویل یا تحریف بھی کفروالحاد ہے۔ جب کوئی ایک حکم قطعی اور متواتر شرعی کا انکار کردے وہ کافر ہے۔ خواہ اور بہت سے کام اسلام کے کرتا ہو۔ **ان اللہ لیوید الدین بالرجل الفاجر** اسی میں وارد ہوا ہے حق تعالیٰ صحیح علم اور صحیح سمجھ اور توفیق عمل نصیب کرے۔ آمین

انتباہ : آخر میں یہ عاجز بحیثیت رعیت ریاست کشمیر ہونے کے حکومت کشمیر کو متنبہ کرنا چاہتا ہے کہ قادیانی عقیدہ کا آدمی عالم اسلام کے نزدیک مسلمان نہیں ہے۔ لہٰذا حکومت کشمیر و جمیع اہل اسلام اور مذہب قدیمی اہل کشمیر کی رعایت کرتے ہوئے قادیانیوں کی بھرتی اسکولوں اور محکموں میں نہ کرے ورنہ اختلال امن کا اندیشہ ہے۔

○

فنی ترقی کو مفلوج بنانے میں قادیانی لابی کا گھناؤنا کردار

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

"اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ عرصہ دراز سے قادیانی ملک کے اندر اور باہر یہودی لابی سے مل کر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف بین الاقوامی سطح پر بے بنیاد پروپیگنڈا کرکے پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے مغربی ممالک کی طرف سے طرح طرح کی رکاوٹیں اور بے جا پابندیاں پیدا کرکے ہماری فنی ترقی کو مفلوج بنانے میں مشغول ہیں۔"

سارہ رئیس' شاداب کالونی لکھنؤ

قافلہ انسانیت کے لئے اسوہ کامل

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ فراخ دل' نرم طبیعت اور خاندانی لحاظ سے سب سے زیادہ محترم تھے۔ اپنے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے الگ تھلگ نہ رہتے تھے۔ بلکہ ان سے پورا میل جول رکھتے تھے' ان سے باتیں کرتے تھے۔ ان کے بچوں کے ساتھ خوش طبعی اور خوش مزاجی کے ساتھ پیش آتے' بچوں کو اپنی گود میں بٹھاتے' غلام اور آزاد باندی مسکین اور فقیر سب کی دعوت قبول فرماتے' بیماروں کی عیادت فرماتے' خواہ وہ شہر کے آخری سرے پر ہوں' عذر خواہوں کا عذر قبول فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں کبھی پیر پھیلائے ہوئے نہیں دیکھا گیا تاکہ اس کی وجہ سے کسی کو تنگی و دشواری نہ ہو۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے شعر سنتے سناتے اور جاہلیت کی بعض باتوں اور واقعات کا تذکرہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساکت رہتے یا تبسم فرمادیتے۔ آپ نہایت درجہ نرم دل' محبت کرنے والے اور لطف و عنایت کا پیکر تھے۔ اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے میرے دونوں بیٹوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) کو بلاؤ۔ وہ دوڑتے ہوئے آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو پیار کرتے اور ان کو اپنے سینے سے لگالیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نواسے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں اس حال میں دیا گیا کہ اس کی سانس اکھڑ چکی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ رحم ہے جو اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالی اپنے رحم دل بندوں ہی پر رحم فرماتا ہے۔"

جب بدر کے قیدیوں کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی مشکیں کسی گئیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کراہ سنی تو آپ کو نیند نہیں آئی۔ جب انصار کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ان کی مشکیں کھول دیں اور یہ خواہش کی کہ ان کا فدیہ بھی چھوڑ دیا جائے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو قبول نہ فرمایا۔

مسلمانوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے حد شفیق و مہربان تھے اور ان کے احوال کی بہت رعایت فرماتے تھے۔ انسانی طبائع میں جو اکتاہٹ اور وقتی طور پر پست ہمتی یا تعطل پیدا ہوتا رہتا ہے اس کا برابر لحاظ رکھتے تھے' اسی لئے وعظ و نصیحت وقفوں کے ساتھ فرماتے تھے کہ کہیں اکتاہٹ نہ پیدا ہونے لگے اگر کسی بچہ کا رونا سن لیتے تو نماز مختصر فرمادیتے اور یہ فرماتے "میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ طویل نماز پڑھوں کہ کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس خیال سے نماز مختصر کردیتا ہوں کہ اس کی ماں کو تکلیف نہ ہو۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "تم میں سے کوئی شخص مجھ سے دوسرے کی شکایت نہ کرے اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے سامنے اس حالت میں آؤں کہ میرا دل بالکل صاف ہو۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے حق میں شفیق باپ کی طرح تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "جس نے ترکہ میں مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ کچھ قرض وغیرہ باقی ہے تو وہ ہمارے ذمہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم افراط و تفریط سے پاک تھے۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں سے کسی ایک کام کو ترجیح دینی ہوتی تو ہمیشہ اس کو اختیار فرماتے جو زیادہ سہل ہوتا' بشرطیکہ اس میں گناہ کا شائبہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سب سے زیادہ دور ہوتے۔ اور فرماتے کہ اللہ تعالی کو یہ بات پسند ہے کہ اپنی نعمت کا نشان اپنے بندہ پر دیکھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں عام انسانوں کی طرح رہتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑوں میں پیوند لگالیتے تھے' جوتا گانٹھ لیتے تھے۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کس طرح رہتے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام کاج میں رہتے تھے' جب نماز کا وقت آتا تھا تو نماز کے لئے مسجد چلے جاتے۔ اور بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے نرم مزاج اور سب سے زیادہ کریم تھے' اور ہنستے مسکراتے رہتے تھے۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اپنے اہل و عیال پر شفیق و رحیم ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے سب سے بہتر ہو۔ اور میں اپنے اہل و عیال کے معاملہ میں تم سب سے بہتر ہوں۔" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا' اگر خواہش ہوئی تو تناول فرمایا ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ہوں بھی نہیں کہا اور نہ یہ فرمایا کہ فلاں کام تم نے کیوں کیا' اور فلاں کام تم نے کیوں نہ کیا۔" آپ صلی اللہ علیہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے اس خیال سے کھڑے نہیں ہوتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند نہیں فرماتے اور فرماتے کہ میری اس طرح آگے بڑھ کر تعریف و توصیف نہ کرو' جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کے ساتھ کیا تھا میں تو....... ایک بندہ ہوں تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ کی لونڈیوں اور باندیوں میں سے کوئی آپ صلی اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑلیتی اور جو کچھ کہنا ہوتا کہتی اور جتنی دور چاہتی لے جاتی۔ عدی بن حاتم جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے گھر بلایا باندی نے ٹیک لگانے کے لئے تکیہ پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے اور عدی کے درمیان رکھ دیا۔ اور خود زمین پر بیٹھ گئے۔ عدی کہتے ہیں کہ اس سے میں سمجھ گیا کہ وہ بادشاہ نہیں۔ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو رعب و جلال سے کانپ گیا' گھبراؤ نہیں میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں۔ قریش کی ایک خاتون کا فرزند ہوں جو خشک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑوں میں پیوند لگالیتے تھے' جوتا گانٹھ لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام کاج میں رہتے تھے' نماز کے وقت مسجد چلے جاتے۔"

گوشت کھاتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جھاڑو دے لیتے' اونٹ باندھتے' ان کو چارہ دیتے۔ گھر کی خادمہ کے ساتھ کھانا کھالیتے اور آٹا گوندھنے میں اس کی مدد کردیتے اور بازار سے خود سودا سلف لے آیا کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کسی شخص کے متعلق ایسی بات معلوم ہوتی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہوتی تو یہ نہ فرماتے کہ فلاں صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں؟ بلکہ یوں کہتے لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ ایسے افعال ان سے سرزد ہوتے ہیں یا ایسی باتیں زبان سے نکالتے ہیں۔ اس طرح نام لئے بغیر اس فعل سے روکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور چوپایوں اور جانوروں پر تک مہربان ہوتے اور ان کو اچھی طرح رکھنے کا حکم فرماتے تھے' فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے اور نرم برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے' اس لئے اگر ذبح کرو تو اچھی طرح کرو' تم میں سے جو ذبح کرنا چاہے وہ اپنی چھری پہلے تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو آرام دے۔ اور فرمایا "ان بے زبان جانوروں کے معاملہ میں اللہ سے خوف کرو۔ ان پر سواری کرو تو اچھی طرح' ان کو کھاؤ تو اس حالت میں کہ وہ اچھی حالت میں ہو۔" خادم نوکر اور غلام کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتے۔ اور فرماتے "جو تم کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ' جو تم پہنتے ہو وہی انکو پہناؤ۔ اور اللہ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا نہ کرو' جن کو اللہ نے تمہارے ماتحت کیا ہے' تمہارے بھائی تمہارے خادم و مددگار ہیں' جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو اس کو چاہئے کہ جو خود کھائے وہی اس کو کھلائے' جو خود پہنے وہی اس کو پہنائے' ان کے سپرد ایسا کام نہ کرو جو ان کی طاقت سے باہر ہو۔ اگر ایسا کرنا ہی پڑے تو پھر ان کا ہاتھ بٹاؤ۔"

ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ میں اپنے نوکر کو ایک دن میں کتنی مرتبہ معاف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ستر مرتبہ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ

میٹھادر کراچی فون۔ ۲۴۵۵۲۳ —

اخبارِ ختمِ نبوّت

ایبٹ آباد میں ناموس رسالت کے موقع پر مکمل ہڑتال اور جلوس

ایبٹ آباد (نمائندہ خصوصی) گستاخ رسول کی سزا، سزائے موت کے قانون تعزیرات پاکستان ۲۹۵-سی کے تحفظ کے لئے ۲۳ مئی ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ ایبٹ آباد میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کی اپیل پر تمام مذہبی، سیاسی، فلاحی، سماجی، ٹریڈ یونینز اور دیگر پارٹیوں نے لبیک کہتے ہوئے ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کیا اور تمام تجارتی مراکز عیسائیوں کی طرف سے ۲۹۵-سی کی منسوخی کے مطالبہ کے خلاف بند رکھے ایبٹ آباد میں اس تاریخ ساز ہڑتال نے ایک بار پھر ثابت کردیا ہے کہ ایبٹ آباد کے غیور عوام شان رسالت کے سلسلہ میں بہت زیادہ حساس اور بہت زیادہ جذباتی ہیں۔

اس روز مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں جلسہ کا اعلان بھی کیا گیا علی الصبح عوام مرکزی جامع مسجد پہنچنا شروع ہوگئے تھے دس بجے جلسہ کا آغاز کیا گیا جو اذان ظہر تک جاری رہا۔ مقررین نے ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی طاقت سے ٹکرا کر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے عزم کا اظہار کیا، یہاں جن مقررین نے خطاب کئے ان میں مولانا غلام حسین، مولانا بیدار خان، مولانا محمد صدیق شریفی، مولانا فیض رسول، مولانا بشیر احمد، مولانا انیس الرحمٰن، مولانا محمد ریاض اور قاری محبوب الرحمٰن قریشی شامل ہیں۔ پونے دو بجے اذان ظہر ہوئی، دو بجے نماز ظہر ادا کی گئی۔ جامع مسجد کی وسیع و عریض اپنی تین منزلہ شان و شوکت کے باوجود ناموس رسالتؐ کے پروانوں کے قدموں تلے تھیں۔ نماز ظہر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے امیر حضرت مولانا شفیق الرحمٰن نے ایمان پرور خطاب کیا اور ایبٹ آباد کے غیرت مند عوام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے اپنے ایمانی جذبہ کا مظاہرہ آج جس انداز میں کیا ہے، اس سے اس عظیم ترین مشن کا حق ادا ہوگیا ہے اور اس کے شاندار نتائج ملک بھر پر پڑیں گے۔ پونے تین بجے مرکزی جامع مسجد سے مولانا شفیق الرحمٰن کی قیادت میں دل ہلا دینے والا پرشکوہ جلوس جب مرکزی جامع مسجد سے برآمد ہوا تو انتظامیہ انگشت بدنداں تھی۔ ہر طرف عشق رسالت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا، یہ جلوس علمائے کرام کی قیادت میں ختم نبوت چوک، مین بازار، میلاد چوک، علی المرتضیٰ چوک سے ہوتے ہوئے تھانہ کینٹ پر ایک بار پھر جلسہ کی شکل اختیار کرگیا، راستہ میں بھی جن مقررین نے خطاب کئے ان میں مولانا الطاف الرحمٰن، ملک محمد یونس، سردار عبدالرحمٰن گجر، سردار یعقوب، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا امان اللہ، وقار گل جدون، مولانا غلام جیلانی، مولانا عبدالرشید صدیقی اور مولانا سید افسر علی شاہ شامل ہیں۔ تمام تنظیموں اور تاجر یونینز کے صرف ایک ایک مقرر کو موقع دیا گیا تھا ورنہ مقررین کی تعداد تگنی چگنی ہونے کا اندیشہ تھا۔

مقررین نے شان رسالتؐ سے اپنی جذباتی تعلق کا خوب حق ادا کیا اور حکومت پر واضح کیا کہ اگر ۲۹۵-سی میں زبر زیر کی ترمیم کا بھی سوچا گیا تو ہم حکومت کو زیر و زبر کردیں گے اور خون کے دریا بہا کر ہر طرح کی منافقت کا خاتمہ کردیں گے۔ شام ۵ بجے جلسہ کی اختتامی تقریر مولانا شفیق الرحمٰن نے کرتے ہوئے کہا کہ میں ایبٹ آباد کی تاجر برادری کا بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے آج مکمل ہڑتال کرکے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کا اپنے لئے استحقاق پیدا کرلیا ہے۔ ۷ گھنٹے تک متواتر جاری رہنے والے اس پروگرام میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے جنرل سیکریٹری ایچ ساجد اعوان نے ادا کئے۔ اس احتجاجی ہڑتال اور جلسہ و جلوس میں متفقہ طور پر یہ مطالبہ کیا گیا کہ حکومت عیسائیوں کے مظاہروں اور جلوس پر پابندی عائد کرے، جن میں وہ ۲۹۵-سی کی منسوخی کا مطالبہ کرتے ہیں، ورنہ ان کی جان اور مال کی حفاظت کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

توہین رسالت کے قانون میں ترمیم ناقابل برداشت ہے

گولارچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی یونٹ کے عہدیدار حاجی حمید اللہ خان، مولوی حکیم محمد عاشق، ماسٹر علی غلام تالپور، ناظم

اعلیٰ حکیم محمد سعید انجم' محمد صفدر گجر' محمد ندیم آرائیں' قاری علی حیدر شاہ' مولانا عبدالخبیر ہزاروی' مولانا محمد علی صدیقی' عبدالمجید جٹ' محمد اسلم احمدانی' فقیر محمد تینو نے دیگر نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کسی بھی رعایت کا مستحق نہیں۔ مسلمان توہین رسالتؐ کے قانون کے خاتمے کے لئے امریکی دباؤ برداشت نہیں کریں گے۔ امریکہ کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کرے۔ توہین رسالت کے قانون میں کسی بھی قسم کی ترمیم قطعاً" ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے کہا کہ عیسائیوں کی طرف سے فیصل آباد میں کلمہ طیبہ کی توہین قابل مذمت ہے' حکومت کو چاہئے کہ وہ ان واقعات میں ملوث مجرموں کو فی الفور گرفتار کرے۔

حکومت قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کا نوٹس لے

گولارچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی یونٹ کے عہدیدار حاجی حمیداللہ' حکیم محمد عاشق' حکیم محمد سعید انجم اور ضلعی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے ایک بیان میں حکومت سندھ و ضلعی انتظامیہ بدین سے مطالبہ کیا ہے کہ ضلع بھر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر نظر رکھیں اور گولارچی کے چک ۵ "احمد آباد" کا دورہ کریں جہاں پر قادیانی سرعام قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور شعائر اسلام استعمال کرتے ہیں۔ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر اس کا نوٹس لے اور ان واقعات کے ذمہ دار قادیانیوں کو قانون کی خلاف ورزی کے جرم میں عبرتناک سزا دے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان کی جماعتی سرگرمیاں

ڈیرہ اسمٰعیل خان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسمٰعیل خان کے زیر اہتمام ہر طبقہ فکر کی تمام سیاسی' مذہبی' تجارتی پارٹیز پر مشتمل ایک نمائندہ ضلعی کنونشن زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا علاؤالدین صاحب مہتمم جامعہ نعمانیہ باکھری بازار ڈیرہ اسمٰعیل خان منعقد ہوا۔ کنونشن میں قانون توہین رسالت کے خاتمہ کے لئے امریکہ سمیت پورے مغربی استعمار اور انسانی حقوق کے مبینہ علمبرداروں کی جانب سے حکومت پاکستان پر دباؤ اور اقتصادی پابندیاں لگانے کی دھمکیوں کی پر زور مذمت کی گئی۔ کنونشن سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر محمد ریاض الحسن گنگوہی ناظم تبلیغ قاضی عبدالحلیم' مولانا خلیفہ غلام رسول صاحب (خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ) نے خطاب کیا جبکہ صاحبزادہ شمس الدین شریعت کونسل ملک عبدالرحمٰن' خلیفہ عبدالقیوم سپاہ صحابہؓ' ڈاکٹر عبداللہ ظفری مسلم لیگ' مولانا احمد یار حرکت الانصار' سہیل احمد اعظمی' ڈیرہ یونین آف جرنلسٹ قاری محمد نواز فاروقی' شیخ عزیز الرحمٰن جمعیت علمائے اسلام کے سلیم جان ایڈووکیٹ' عصمت اللہ خان صدر آل ٹیچرز ایسوسی ایشن' طارق اعوان سابقہ صدر گوالیار' محمد اکرم عابد قریشی پریس رپورٹر' مولانا احمد شعیب قاری محمد یوسف جمعیت علمائے اسلام (س گروپ) راجہ اختر علی اور پیر عبدالوحید زکوڑی تحریک استقلال نے بھی خطاب فرمایا۔

مقررین نے کہا کہ قانون توہین رسالتؐ میں کسی قسم کی ترمیم یا لچک قبول نہیں کی جائے گی۔ گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا موت قرآن و احادیث اور صحابہ کرامؓ کے عمل سے ثابت ہے۔ عاصمہ جہانگیر کے ملحدانہ بیانات شرانگیز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بشپ جان جوزف کو منصوبہ بندی کے تحت قتل کر کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو لڑانے کی گھناؤنی سازش کی گئی ہے۔ جس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں' صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ سے مطالبہ کیا کہ وہ اس ضمن میں واضح طور پر بیان دے کر مسلمانوں کے خدشات کو دور کریں اور مطمئن کریں۔ ان کی خاموشی مسلمانوں کے لئے باعث حیرت ہے۔ مسلمان اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ عیسائیوں کی جانب سے ملک گیر ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ قابل مذمت اور مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے مترادف ہے' حکومت مقدمات قائم کر کے قانونی کارروائی کرے۔ دفعہ ۲۹۵- سی میں اقلیتوں کی بھلائی اور تحفظ ہے' اگر قانون ختم ہو گیا تو مسلمان گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خود کیفر کردار تک پہنچادیں گے' کیونکہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم شرعاً" واجب القتل ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں یوم تحفظ ناموس رسالتؐ منایا گیا

ڈیرہ اسمٰعیل خان کی تمام مذہبی' سیاسی' سماجی اور تجارتی انجمنوں کے نمائندہ اجلاس کے فیصلہ کے مطابق جمعۃ المبارک ۱۵ مئی کو بطور "یوم تحفظ ناموس رسالت" منایا گیا اور اتوار ۱۷ مئی کو صبح ساڑھے آٹھ بجے جامع مسجد صالح محمد صاحب (دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ) میں تمام جماعتوں کا ضلعی کنونشن بھی طلب کیا گیا' جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور عقیدت کا ثبوت دیا۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس و مقام کی تحفظ سامراجی بیرونی قوتوں اور قادیانیوں و عیسائیوں کی ریشہ دوانیوں سے عوام کو آگاہ کرنے کے لئے کرام نے تقاریر فرمائیں۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ قانون توہین

رسالت دفعہ ۲۹۵-سی کے خلاف امریکہ سمیت پوری مغربی دنیا اور انسانی حقوق کے علمبرداروں نے قادیانیوں کے ایما پر مسلمانوں کے خلاف سرد جنگ شروع کر رکھی ہے اور اس قانون کو ختم کرنے کے لئے بے پناہ دباؤ حکومت پاکستان پر ڈالا ہوا ہے۔ گزشتہ دنوں عیسائیوں کے پادری بشپ جان جوزف کی خودکشی کو اس قانون کے خلاف استعمال کر کے ایک سوچی سمجھی سازش کے ملک میں خون خرابہ کرانے کا منصوبہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور مقام کا تحفظ مسلمانوں کا دین اور جزو ایمان ہے۔ جس کی حفاظت کے لئے مسلمان کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ عیسائیوں اور قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ اس ملک میں اقلیت بن کر رہیں تو اسلام نے جو اقلیتوں کو حقوق دیئے ہیں' ہم اس کی پاسداری کریں گے۔ اگر ہمارے مذہب اور ہمارے انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی اور مذاق کیا گیا تو مسلمان اسے قطعاً برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں' کیونکہ مسلمان کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہے' بلکہ گستاخ کو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ مغربی سامراج کے دباؤ کو کروڑوں مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو مدنظر رکھتے ہوئے قبول نہ کرے' حکومت پاکستان نے اگر اس قانون توہین رسالت میں کوئی ترمیم یا لچک پیدا کرنے کی کوشش کی تو اس کے گھناؤنے نتائج برآمد ہوں گے۔ اور مسلمان اپنے عقیدہ اور تحفظ ناموس رسالتؐ کے لئے سر پر کفن باندھ کر میدان عمل میں نکل آئیں گے' کیونکہ قانون توہین رسالت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیائے کی ناموس اور مقام کی حفاظت کے لئے بنایا گیا ہے' جس کی خلاف ورزی کرنے والے کی سزا موت ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جن اسلام دشمن قوتوں نے اسلام' پاکستان اور اس قانون توہین رسالت کے خلاف جلوس نکال کر نعرہ بازی کر کے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کیا ہے ان کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

توہین رسالتؐ قانون میں ترمیم کی گئی تو علما مزاحمت کریں گے

علما کی جدوجہد کے نتیجے میں توہین رسالتؐ کے مرتکب شخص کو سزائے موت آئین کا حصہ بنایا گیا امریکہ محکمہ خارجہ کا مطالبہ دین اسلام میں کھلی مداخلت ہے

سازش کے تحت عیسائیوں کو اکسا کر ملک میں خون خرابہ کرایا جا رہا ہے تحفظ ناموس رسالتؐ کے لئے مسلمان کٹ مریں گے' علما کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام خطاب

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مختلف سیاسی' مذہبی' سماجی اور عوامی تنظیموں نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ اگر حکمرانوں کی جانب سے توہین رسالتؐ کی آئینی دفعہ ۲۹۵ میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی تو نہ صرف شدید طریقے سے اس کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی بلکہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا' یہ اعلان آج مدرسہ نعمانیہ میں ان جماعتوں کے رہنماؤں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک بڑے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا' مقررین جن میں سپاہ صحابہؓ کے مرکزی نائب سرپرست اعلیٰ خلیفہ عبدالقیوم' جے یو آئی (ف) کے صوبائی رہنما مولانا شعیب' ممتاز عالم دین شیخ الحدیث مولانا علاؤالدین' مسلم لیگ کے ضلعی رہنما ڈاکٹر عبداللہ ظفری' شریعت کونسل کے صوبائی صدر صاحبزادہ شمس الدین' جماعت اہلسنت کے صدر محمد اسلم سندھی' حرکت الانصار کے صدر قاری احمد یار' ڈسٹرکٹ بار کے سلیم جان ایڈووکیٹ' ایوان صنعت و تجارت کے مرکزی رہنما' صاحبزادہ ادریس خان' مولانا خلیفہ غلام رسول' حاجی عبدالحکیم' شعیب احمد گنگوہی اور صحافی سہیل احمد اعظمی اور اکرم عابد قریشی شامل تھے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علمائے کرام کی جدوجہد کے نتیجے میں توہین رسالتؐ کے مرتکب شخص کو سزائے موت آئین کا حصہ بنایا گیا' انہوں نے امریکہ محکمہ خارجہ کی جانب سے توہین رسالت کے ایکٹ کو ختم کرنے کا مطالبہ پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے اسے پاکستان کے معاملات اور دین اسلام میں کھلی مداخلت قرار دیا' انہوں نے کہا کہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت پاکستان میں عیسائیوں کو اکسا کر ملک میں خون خرابہ کرانا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے پاکستانی مسلمان کٹ مریں گے۔

قانون توہین رسالتؐ میں ردوبدل ڈیرہ کو میدان جنگ بنا دے گا

ڈیرہ اسمٰعیل خان (نمائندہ خصوصی) قانون توہین رسالت کی دفعہ کے خلاف عیسائیوں اور نام نہاد انسانی حقوق کی علمبردار تنظیموں کی ہرزہ سرائی کے خلاف ڈیرہ کی تمام سیاسی مذہبی عوامی سماجی تنظیموں کا ایک مشترکہ کنونشن دارالعلوم عربیہ نعمانیہ صالحیہ میں منعقد ہوا جس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا سراج الدین نے کی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز علمائے کرام شیخ الحدیث مولانا علاؤالدین' سپاہ صحابہ کے قائم مقام مرکزی سرپرست اعلیٰ خلیفہ عبدالقیوم' شیخ عزیزالرحمٰن' حاجی ریاض الحسن گنگوہی' وزیر زادہ محمد ادریس' سہیل احمد اعظمی' عبدالعزیز' محمد مولانا قاضی عبدالحلیم' شعیب احمد گنگوہی' ایڈووکیٹ قاری احمد یار ماسٹر محمد اسلم سندھی اور مسلم لیگی رہنما ڈاکٹر عبداللہ ظفری نے کہا کہ اگر حکومت نے قانون توہین رسالت میں ردوبدل کی کوشش کی تو پورا ڈیرہ اسمٰعیل خان میدان جنگ بن جائے گا اور

حکومت کے خلاف سب سے بڑی تحریک ڈیرہ سے شروع ہوگی' انہوں نے کہا کہ مسلمان اپنے آقا اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی کی اٹھی ہوئی انگلی کو برداشت نہیں کرسکتے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قانون توہین رسالت کو پوری دنیا پر لاگو کرنے کے لئے اقدامات کرے۔

توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم نہیں ہونے دیں گے

پشاور (نمائندہ خصوصی) عالم دین ڈاکٹر فدا حسین اور ارشاد الحق مدنی کی قیادت میں پشاور میں جلوس نکلا جو کچہری روڈ سے ہوتا ہوا قصہ خوانی پہنچا جبکہ تحفظ حقوق اہلسنّت کے زیر اہتمام مدنی مسجد نمک منڈی سے مولانا قاری فیاض الرحمٰن علوی' حاجی فضل دین اور حسین احمد مدنی کی قیادت میں جلوس نکالا گیا جو سوئی کار نو چوک اور خیبر بازار سے ہوتا ہوا قصہ خوانی پہنچا۔ دونوں جلوسوں کے شرکا راستے میں امریکہ و اسرائیل اور اسلام دشمن قوتوں کے خلاف نعرے لگاتے رہے' قصہ خوانی میں احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ مغرب جان جوزف کی خودکشی کے واقعہ کو عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کے خلاف استعمال کرکے یہاں پر مذہبی منافرت پھیلانے کے درپے ہے۔ مقررین نے کہا کہ مغرب قانون رسالتؐ کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کرکے عالم اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ناموس پر تنقید کرنے والوں کو سزائے موت دی گئی مگر نام نہاد ترقی پسند اور مغربی میڈیا حرکت میں نہیں آیا' لیکن مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے اور اسلام کو وحشت و جنونی مذہب ظاہر کرنے کے لئے امریکہ کے عیسائی اور پاکستان میں ان کے ایجنٹ سرگرم عمل ہوگئے ہیں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کی مختلف مذہبی جماعتوں کا ایک احتجاجی اجلاس منعقد ہوا' جس کا اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا' اس موقع پر وزیر زادہ محمد ادریس خان' قاری محمد نواز' پیر عبدالوحید زکوڑی' سید نزاکت حسین گیلانی' محمد ریاض الحسن' مولانا عبدالسلام' خلیفہ محمد طیب' راجہ محمد ابراہیم اور انعام الٰہی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قانون رسالت میں کسی قسم کی ترمیم ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی اور اگر اس میں ترمیم کی کوشش کی گئی تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اسلامی نظام کے مکمل نفاذ اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے معرض وجود میں آیا ہے اس لئے یہاں کسی یہودی یا عیسائی لابی کی کوئی گنجائش نہیں اور امریکی سازشوں کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان جسے اسلام کا قلعہ ہونا چاہئے امریکہ کا مضبوط قلعہ بنتا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک دین اسلام پر کاری ضربیں لگانے کے درپے ہیں' پاکستان میں فرقہ واریت کا بیج بھی یہی طاقتیں بو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملت اسلامیہ کو آزمائش میں نہ ڈالے اور قانون رسالتؐ میں کسی قسم کی ترمیم یا دباؤ کو قبول نہ کرے۔ ڈیرہ کی مختلف مساجد میں جمعہ کے اجتماعات میں بھی قانون رسالت میں کسی قسم کی ترمیم نہ کرنے کے لئے قراردادیں منظور کی گئیں۔

جمعیت علمائے اسلام ضلع بنوں کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالتؐ کے حق میں سینکڑوں علما' طلبا کا ایک جلوس مسجد حق نواز خان سے نکلا' جلوس کی قیادت جمعیت علمائے اسلام ضلع بنوں کے جنرل سیکریٹری مولانا سید نصیب علی شاہ اور ضلعی امیر مولانا علی اکبر کررہے تھے' چوک بازار میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید نصیب علی شاہ' قاری حضرت گل' قاری محمد عبداللہ اور مولانا علی اکبر نے کہا کہ دنیا کے ہر مذہب میں پیغمبر کی توہین کی سزا موت ہے۔ امریکہ کے اشارے پر وزیر اعظم نواز شریف عیسائیوں کو بھڑکا رہے ہیں وہ توہین رسالت بل ۲۹۵-سی کے خلاف مظاہرے کریں۔ انہوں نے کہا کہ عیسائیوں کو چاہئے کہ وہ امریکہ کے بجائے پاکستان میں رہتے ہیں وہ پاکستان کے مفادات اور قانون کا احترام کریں ورنہ وہ پاکستان کو چھوڑ دیں۔

اظہار تعزیت

گولارچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی ضلع بدین کے یونٹ کے سرپرست اعلیٰ حاجی حمیداللہ خان' صدر مولانا حکیم محمد عاشق' نائب امیر علی غلام تالپور' بدین کے ضلعی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی' ناظم اعلیٰ حکیم محمد سعید انجم' صفدر علی گجر' محمد ندیم آرائیں' محمد اسلام احمدانی اور دیگر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے مبلغ حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی کی والدہ ماجدہ کی وفات پر گہرے دکھ و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کے لئے دعا مغفرت کی۔

حدیث سے انکار کیا جائے گا:

○ حضرت مقدام بن معدیکربؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ خبردار یقیناً" مجھے قرآن دیا گیا ہے اور قرآن جیسے اور احکام بھی دیئے گئے ہیں پھر فرمایا خبردار! ایسا زمانہ آئے گا کہ پیٹ بھرا انسان اپنی آرام گاہ پر بیٹھا ہوا کہے گا کہ بس تمہیں قرآن کافی ہے۔ اس میں جو حلال بتلایا اسے حلال سمجھو اور اس نے جسے حرام بتایا اسے حرام سمجھو (حدیث کی ضرورت نہیں ہے) پھر فرمایا کہ حالانکہ رسول خدا ﷺ کا حکم کسی چیز کے حرام ہونے کے لئے ایسا ہی ہے جیسا خدا نے کسی چیز کے حرام ہونے کا حکم دیا ہے۔ (مشکوٰۃ)

قرب الٰہی کے دو راستے اور "قرب بالفرائض" کی فضیلت

مولانا منظور احمد نعمانیؒ کی ایک چشم کشا تحریر "قرب الٰہی کے دو راستے" سے ایک اقتباس

"..... اہل ایمان کے لئے تقرب الی اللہ اور دینی و روحانی ترقی کے دو طریقے اور دو راستے ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ آدمی اپنی ہی اصلاح و ترقی اور اپنے ہی نفس کے تزکیہ و تجلیہ میں زیادہ سے زیادہ مساعی رہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ فرائض وواجبات کی ادائیگی اور معصیات و مکروہات سے اپنے نفس کی حفاظت کا بیش از بیش اہتمام کرتے ہوئے جس قدر بھی ممکن ہو نفلی عبادات و قربات روزہ و نماز اور ذکر و فکر وغیرہ میں زیادہ سے زیادہ مشغول رہے۔ بعض ائمہ محققین کی اصطلاح کے مطابق اس طریقہ کو "قرب بالدوافل" کہا جاسکتا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فرائض وواجبات میں گنجائش کے مطابق نفلی عبادات و قربات اور ذکر و فکر میں بھی خاص اشغال رکھتے ہوئے اپنا زیادہ وقت اخلاص نیت کے ساتھ (یعنی محض رضاء الٰہی اور اجر اخروی کو مطمع نظر بنا کر) دوسرے بندگان خدا کی اصلاح و ہدایت، تعلیم و تربیت اور تبلیغ و نصیحت جیسے کاموں میں اور اعلاء کلمہ الحق و احیائے شریعت کی کوششوں میں صرف کیا جائے۔ اس طریقہ کو "قرب بالفرائض" سے تعبیر کیا جاسکتا ہے اور اگرچہ اسلام کے قرون اولیٰ میں سا لکین راہ رضا اور طالبین قرب مولیٰ کے لئے یہی عام شاہراہ تھی۔ لیکن بعد کے زمانوں میں کچھ خاص اسباب کی وجہ سے اس راہ پر چلنے والوں کی کثرت نہیں رہی بلکہ معاملہ معکوس ہوگیا۔

"..... "قرب بالفرائض" کا یہ راستہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے خواص اصحاب و حواریین کا راستہ ہے اور اس کے مشاغل (تعلیم و علم، دعوت و تبلیغ اصلاح و ارشاد، اور اقامت دین اور احیائے شریعت کی کوشش وغیرہ) ان حضرات کے خاص مشاغل ہیں۔ پس اس طریق کو اختیار کرنے والے اور ان کاموں کو سنبھالنے والے بلاشبہ تمام حضرات انبیاء علیہم السلام کے اور خصوصاً حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دینی خلفا ہیں۔ اگرچہ سیاسی نظام اور سیاسی طاقت والی خلافت ظاہرہ ان کے پاس نہیں ہے۔ لیکن اصل امانت نبوی کی حفاظت اور تبلیغ و دعوت اور ماننے والوں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح و ارشاد کا کام بھی بلاشبہ ایک طرح کی خلافت نبوت ہی ہے بلکہ یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ مقصدی اہمیت اس کو زیادہ حاصل ہے۔ اور بروجہ احسن اور وسیع پیمانہ پر انہی مقاصد کی تکمیل کے لئے "خلافت ظاہرہ" مقصود ہوتی ہے۔

نیز یہ بھی حقیقت ہے کہ یہی غیر سیاسی خلافت (حضرت شاہ ولی اللہ کی اصطلاح کے مطابق خلافت باطنہ) اگر ایک مرکز اور نظام کے ساتھ ہو تو "خلافت ظاہرہ" تک بھی پہنچا دیتی ہے۔ "استخلاف فی الارض" اور "تمکین دینی" کا انعام فرائض اور انہی خدمات کی انجام دہی پر مرتب ہوتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہی اس کی سنت ازلیہ ہے بلکہ یہ دعویٰ بھی کیا جاسکتا ہے کہ "خلافت نبوت" کے قیام کا صحیح راستہ صرف یہی ہے اور اس طریقہ اور اس ترتیب کو چھوڑ کر دوسرے طریقوں پر جدوجہد کرنے سے اگرچہ "اپنی حکومت قائم کی جاسکتی ہے لیکن خلافت نبوت قائم نہیں ہوسکتی....."

مرسلہ: عبدالماجد لیکچرار، مانسہرہ

ہفت روزہ

ختم نبوت

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا موثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

ہزاروں افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں

- آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔
- ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ

ختم نبوت

پڑھئے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ایم۔اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340